قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 11 جون 2022ء | 11 ذوالقعدہ 1443ھ ہجری قمری | 11 احسان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:115

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ

(الاعراف: 32)

ترجمہ: اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔

فرمان خلیفہ وقت

صفائی نصف ایمان ہے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

...یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو صفائی کے ساتھ ساتھ حفظانِ صحت کے اصولوں کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اب پانی سے ناک صاف کرنے کا جو حکم ہے یہ وضو کرتے وقت دن میں پانچ دفعہ ہے اور اگر ناک میں پانی چڑھا کر صاف کیا جائے تو کافی حد تک نزلے وغیرہ سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ جرمنی میں کسی کو نزلہ ہو گیا اور ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ تم لوگ جو مسلمان ہو، پانچ وقت وضو کرتے ہو تو ناک میں پانی چڑھاتے ہو، تم اگر اس طرح کرو تو کافی حد تک نزلے سے بچ سکتے ہو۔ یہ اس ڈاکٹر کی اپنی سوچ یا تحقیق تھی یا اس پر کوئی اور تحقیق ہو رہی ہے یا ہوئی ہے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہرحال اس میں حقیقت ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ ہر ایک کے لئے ناک میں پانی چڑھانا مشکل ہوگا کیونکہ ناک میں زور سے پانی چڑھانا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ذرا سی تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اگر ناک میں پانی ٹھیک طرح چڑھایا جائے اور صاف کیا جائے تو نزلے میں کافی فرق پڑتا ہے۔ پھر ناخن کٹوانا ہے، اس میں ہزار قسم کے گند پھنس جاتے ہیں لیکن آج کل بعض مردوں میں لیکن عورتوں میں تو اکثریت میں یہ فیشن ہو گیا ہے کہ لمبے لمبے ناخن رکھو اور ان کو کوئی گندگی کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ سب پر واضح ہو جانا چاہئے کہ ناخن کٹوانے کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور لمبے ناخن رکھنے کا نقصان ہی ہے فائدہ کوئی نہیں۔ صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- مگر تم ہو کہ پہلوں کی مثالوں سے نہیں ڈرے (منظوم)
- اپنے حصے کا دیا خود ہی جلانا ہو گا
- بگ بینگ سے بگ کرنچ تک قرآن اور سائنس کی رو سے
- بعض اسلامی اصطلاحات کا استعمال
- خلافت خامسہ اور معیت الٰہی
- خلیفہ وقت کی اطاعت ہم سب پر لازم ہے
- انصار اللہ برطانیہ کے زیر اہتمام یوم خلافت کے موقع پر مشاعرہ

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ پراگندہ حال اور بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے یہ بال سنوار لے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور شخص کو دیکھا کہ اس کے کپڑے میلے کچیلے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کیا اسے پانی میسّر نہیں جس سے یہ اپنے کپڑے کو دھو سکے؟

(سنن ابی داؤد کتاب اللباس، فی غسل الثوب وفی الخلقان)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

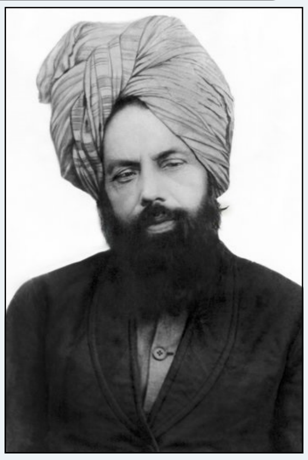

ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی مد اور معاون ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر رُوحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔‘‘

(ایام صلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 332)

• ’’بیشک اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 148-149 ایڈیشن 1984ء)

• ’’جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں میں اُن کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی مد اور معاون ہے۔ اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے، تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مُستلزم ہے۔ اس لیے ہر مُسلمان کے لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے۔ ہر نماز میں وُضو کرے۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے۔ عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وُہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لیے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیّت (زہر) اور عفونت سے روک ہو گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے۔ ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 164 ایڈیشن 1988ء)

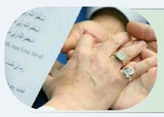

دربارِ خلافت

’’لغو باتیں مت کیا کرو۔ محل اور موقع کی بات کیا کرو۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

...ان آیات میں خدا تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ قول سدید اختیار کرو۔ صاف اور سیدھی بات کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ قول سدید یہ ہے کہ ’’وہ بات منہ پر لاؤ جو بالکل راست اور نہایت معقولیت میں ہو۔ اور لغو اور فضول اور جھوٹ کا اس میں سر مُو دخل نہ ہو۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1 صفحہ 209-210 حاشیہ نمبر 11)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ’’اے وے لوگو! جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو اور وہ باتیں کیا کرو جو سچی اور راست اور حق اور حکمت پر مبنی ہوں۔‘‘

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 231)

پھر فرماتے ہیں کہ: ’’لغو باتیں مت کیا کرو۔ محل اور موقع کی بات کیا کرو۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 337)

ان تمام ارشادات میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہیں، یہ واضح ہوتا ہے کہ تقویٰ کا حصول اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اُس وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں، مشکل میں بھی اور آسانی میں بھی، فیصلہ کرتے ہوئے بھی، یعنی کسی کے ذمہ اگر کوئی فیصلہ لگایا گیا ہے اُس وقت فیصلہ کرتے ہوئے بھی اور گواہی دیتے ہوئے بھی، گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بات چیت اور معاملات میں بھی اور رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ معاملات میں بھی، کاروبار میں کوئی چیز خریدتے ہوئے بھی اور بیچتے ہوئے بھی، ملازمت میں اگر کوئی ملازم ہے کسی جگہ وہاں کام کرتے ہوئے، اپنی سچائی کو ہمیشہ قائم رکھو اور جس کے پاس ملازم ہو اُس کے ساتھ معاملات میں بھی سچائی کو قائم رکھو۔ غرض کہ روزمرہ کے ہر کام میں اور ہر موقع پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے منہ پر ایسی بات آئے جو بالکل سچ ہو۔ اُس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔ یعنی ایسا ابہام جس سے ہر ایک اپنی مرضی کا مطلب نکال سکے۔ ایسی سچائی ہو کہ اگر اس سچائی سے اپنا نقصان بھی ہوتا ہو تو برداشت کر لو لیکن اپنی راستگوئی اور سچائی پر حرف نہ آنے دو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ روزمرہ کے معاملات میں اگر ذرا سی غلط بیانی ہو بھی جائے تو فرق نہیں پڑتا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرق پڑتا ہے، تمہارے تقویٰ کا معیار کم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ تقویٰ کا معیار کم ہوتے ہوتے ایک وقت میں غلط بیانی اور جھوٹ کے قریب تک تمہیں لے جائے۔ یا سچائی سے انسان بالکل دور ہو جائے اور جھوٹ میں ڈوب جائے اور پھر خدا تعالیٰ سے دور ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وجہ سے کہ سچائی پر قائم نہیں ایک انسان ردّ کر دیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مومن ہو تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ قولِ سدید پر قائم رہو۔

فرمایا کہ قولِ سدید کا یہ بھی معیار ہے کہ جو الفاظ منہ پر آئیں وہ معقولیت بھی رکھتے ہوں۔ یہ نہیں کہ جو اُول شلول ہم نے سچ بولنا ہے، ہم نے بول دینا ہے۔ بعض دفعہ بعض باتیں سچی بھی ہوتی ہیں لیکن ضروری نہیں کہ کہی بھی جائیں۔ وہ معقولیت کا درجہ نہیں رکھتیں۔ فتنہ اور فساد کا موجب بن جاتی ہیں۔ کسی کا راز دوسروں کو بتانے سے رشتوں میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ تعلقات میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بھی ہے کہ ایک بات ایک موقع پر ایک جگہ پر معقول نہیں، لیکن دوسرے موقع اور جگہ پر یہ کرنی ضروری ہو جاتی ہے۔ مثلاً خلیفۂ وقت کے پاس بعض باتیں لائی جاتی ہیں جو اصلاح کے لئے ہوں۔ پس اگر ایسی بات ہو تو گو ہر جگہ کرنے والی یہ نہیں ہوتی لیکن یہاں آ کر وہ معقولیت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔ پس ایک ہی بات ایک جگہ فساد کا موجب ہے اور دوسری جگہ اصلاح کا موجب ہے۔

پھر معقولیت کی مزید وضاحت بھی فرما دی کہ کسی قسم کی لغو اور فضول بات قولِ سدید کے نام پر نہ ہو۔ بعض لوگ بات تو صحیح کر دیتے ہیں، اپنے زُعم میں اصلاح کے نام پر بات پہنچاتے ہیں لیکن اُس میں اپنی طرف سے وضاحت کے نام پر حاشیہ آرائی بھی کر دیتے ہیں۔ یہ پھر قولِ سدید نہیں رہتا بلکہ بعض حالات میں قولِ سدید کا خون ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک صحیح بات ایک آدھ لفظ کی حاشیہ آرائی سے اصلاح کرنے والوں کے سامنے، یا بعض دفعہ اگر میرے سامنے بھی آ رہی ہو تو حقیقت سے دُور لے جاتی ہے اور نتیجۃً اصلاح کا صحیح طریق اپنانے کے بجائے غلط طریق اپنایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اصلاح کے بجائے نقصان ہوتا ہے۔ مثلاً بعض دفعہ اصلاح نرمی سے سمجھانے یا صَرفِ نظر کرنے یا پھر معمولی سرزنش کرنے سے بھی ہو سکتی ہے لیکن ایک غلط لفظ فیصلہ کرنے والے کو سخت فیصلہ کرنے کی طرف لے جاتا ہے جس سے بجائے اصلاح کے نقصان ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ حق کے ساتھ، سچائی کے ساتھ حکمت بھی مدّنظر رہنی چاہئے۔ اگر حکمت ہو گی تو تبھی قولِ سدید بھی ہو گا۔ اور حکمت یہ ہے کہ معاشرے کی اصلاح اور امن کا قیام ہر سطح پر ہو، یہ مقصود ہو نہ کہ فساد۔

(خطبہ جمعہ 21/ جون 2013ء بحوالہ الاسلام)

مگر تم ہو کہ پہلوں کی مثالوں سے نہیں ڈرے

اندھیروں سے نہیں ڈرتے، اجالوں سے نہیں ڈرتے
خمارِ عشق ہے، سختی کے پیالوں سے نہیں ڈرتے

محمد مصطفیٰؐ کی ہے غلامی کا نشہ ہم کو
ہم ایسے چھوٹے موٹے تاج والوں سے نہیں ڈرتے

وہ بیوہ اپنے بچے سے یہ کہتی ہے کہ مسجد جا
کہ ہم وہ لوگ جو ایسے ملالوں سے نہیں ڈرتے

گزشتہ اک صدی کا یہ نتیجہ تم نہیں سمجھے
خدا والے تری بد مست چالوں سے نہیں ڈرتے

کئی آئے کہ ’’ہم کشکول ہاتھوں میں تھما دیں گے‘‘
مگر تم ہو کہ پہلوں کی مثالوں سے نہیں ڈرے

عدو لاچار ہو کر خود سے یہ تو پوچھتا ہوگا
کہ یہ کیوں جان جانے کے خیالوں سے نہیں ڈرتے

قمر! طاقت کا، دولت اور شہرت کا گھمنڈ اتنا
کہ یہ روزِ قیامت کے سوالوں سے نہیں ڈرتے

سلمان قمر۔ یوکے

اداریہ

اپنے حصے کا دیا خود ہی جلانا ہوگا

قسط دوم

گزشتہ دنوں ایک شاعر کے قطعہ کے درج ذیل پہلے شعر پر اداریہ لکھنے کی توفیق ملی۔شعر یوں تھا۔

خواہش سے نہیں گرتے پھل جھولی میں
وقت کی شاخ کو میرے دوست ہلانا ہو گا

آج اس قطعہ کے دوسرے شعر کے حوالہ سے بات کرنی ہے۔شاعر کہتا ہے

کچھ نہیں ہو گا اندھیروں کو بُرا کہنے سے
اپنے حصے کا دیا خود ہی جلانا ہو گا

اس شعر میں دراصل شاعر نے انسان کو اپنے اعمال اچھے کرنے اور اچھے وعمدہ رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اعمال حسنہ اور اعمال سیئہ بیان کرتے ہوئے انسان کو دو راستے دکھلا دیئے اور فرمایا وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ(البلد:11) کہ ہم نے انسان کو دو راستے دکھلائے۔ نیکی اور بدی کا اور ان کا چناؤ انسان پر چھوڑ دیا۔

انسان اپنے اعمال سے اپنے اخلاق کی عمارت تعمیر کرتا ہے۔ اگر یہ اعمال اچھے ہیں۔ وہ اخلاق حسنہ پرعمل پیرا ہے۔ وہ عدل، ایثار، عہد کی پاسداری، اصلاح بین الناس، صلح کاری، امانت و دیانت، عفو و درگزر، شکر، قوت برداشت، پاک دامنی، تواضع وانکساری پرعمل پیرا ہے تو جنت کا راستہ ہموار کر رہا ہوتا ہے اور اگر برے اور سیاہ اعمال یعنی اخلاق سیئہ پرعمل پیرا ہے۔ وہ چوری، جھوٹ، بدظنی، غیبت، چغل خوری، استہزاء، خیانت، حسد اور بخل وغیرہ جیسی مہلک بدیوں اور بُرائیوں کو اپنی زندگی میں اپنائے رکھتا ہے تو وہ جہنم اور آگ کا راستہ صاف کر رہا ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس مضمون کو سورۃ بنی اسرائیل آیت 55 اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ کے تحت یوں بیان فرمایا ہے کہ وہ نیک اعمال یا بد اعمال کی جزاء یا سزا دے گا۔ (قرآن کریم مترجم صفحہ 595) اور ایک شاعر نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آنحضور ﷺ نے تو بچے کی پیدائش سے ہی والدین کو توجہ دلائی کہ اپنے بچے کی ایسی احسن تربیت کریں کہ وہ آپ کو بھی جنت لے کر جائے۔ فرمایا بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے والدین ہی اُسے مجوسی، نصرانی، یہودی اور مسلمان بناتے ہیں۔

مندرجہ بالا عنوان میں شاعر نے ایک حقیقت بیان کی ہے انسان اپنے بُرے اعمال سے سیاہی اپنے منہ پر ملتا ہے اور اپنے اردگرد اندھیرے اور گھٹا ٹوپ سیاہی پاتا ہے۔ مگر اس کے نتائج اور اندھیروں کا ذمہ دار دوسروں کو قرار دیتا ہے۔ جبکہ یہ اندھیرے اس کے اپنے ہی اعمال اور کرتوتوں کی وجہ سے پیدا ہوئے۔ اس لئے اپنے حصہ کا دیا (لالٹین) خود ہی روشن کرنا اور رکھنا ہو گا۔ آج بھی مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے میں جہاں بجلی ہے وہاں بلب روشن کرنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو خود ہی بٹن دبانا پڑتا ہے اور جہاں بعض دیہاتوں میں یا افریقہ کے بعض ممالک میں ابھی بھی لائیٹ نہیں تو وہ دیا یا لالٹین روشن کرنے کے لئے خود ہی تیل بھی دیئے میں ڈالتے اور دیا سلائی سے آگ لگا کر اسے روشن بھی کرتے ہیں۔ تا اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ مجھے دیئے میں تیل ڈالنے سے یہاں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ یاد آگئے۔ اُن کے متعلق لکھا ہے کہ آپ کے گھر ایک دن کچھ مہمان آگئے۔ رات پڑنے پر دیا روشن کیا گیا۔ تیل کم ہونے کی وجہ سے وہ ٹمٹمانے لگا تو مہمانوں نے آگے بڑھ کر تیل ڈالنا چاہا مگر خلیفہ وقت حضرت عمر بن عبد العزیزؒ خود آگے بڑھے اور دیئے کو تیل سے بھر دیا اور فرمایا کہ دیئے میں تیل ڈالنے سے پہلے بھی میں عمر بن عبد العزیز تھا اور تیل ڈالنے کے بعد بھی عمر بن عبد العزیز ہوں۔ اس واقعہ کا بھی میرے بیان کردہ مضمون سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس موضوع پر متعدد بار روشنی ڈالی ہے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی اہمیت کو اجاگر فرمایا ہے۔حضور نے یہ بھی ذکر فرمایا کہ آپ بچوں کی موجودگی میں بھی خود اٹھ کر پانی پیتے تھے۔ کسی کو پانی پلانے کا نہ کہتے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک خواہ جتنے بڑے عہدے پر بھی فائز ہو تو انسان کے ناطے اُسے اپنے کام کرنے کا دیا خود ہی جلانا ہے۔

اس لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہم اللہ کو پانے، اس کو دیکھنے، اس کے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات پرعمل کرنے، قرآن پڑھنے اور دیگر اخلاق حسنہ کے اعمال کے دیئے جلائے رکھیں تا ہم خود بھی اس کی روشنی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ بلکہ ہمارے عزیز و اقارب بھی اس روشنی سے اپنی نیکی کی راہیں تلاش کرتے رہیں۔

ہم احمدی تو خوش نصیب ہیں کہ ہم نے یا ہمارے بزرگوں، ہمارے باپ دادوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پا کر، اُن کے نور سے اپنے اسلامی دیئے کو مزید روشن کیا۔جس کو خلافت احمدیہ کے ذریعہ مزید روشنائی مل رہی ہے۔حضور انور ہر جمعہ کو ہمارے ان دئیوں میں تیل ڈالتے ہیں۔ جو ہمارے ماحول میں، ہمارے گھروں میں روشن رہتا ہے اور ہم آج بھی خلافت کے توسط سے اپنے خالق حقیقی اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہیں۔حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات سے براہ راست فیض یاب ہو رہے ہیں اور آپ کا حضرت مہدی علیہ السلام کو السلام علیکم پہنچا کر خطبات و خطابات کے ذریعہ خلیفۃ المسیح سے براہ راست سلامتی لے کے اپنے دئیوں کو روشن رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ اپنے دیئے اور اپنی نسلوں کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط کرتے چلے جائیں اور ایک سے دوسرا اور دوسرے دیئے سے تیسرا دیا اور علیٰ ہذا القیاس دنیا میں پھیلی مخلوق کے ہر گھر میں اسلام کا دیا روشن کرتے چلے جائیں۔

(اَبو سعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ اور خدام الاحمدیہ کو وقار عمل بھی کرنا چاہئے۔ اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور اس میں سب سے اہم عمارات مساجد ہیں مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ ہی مسجد کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ چند سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا تفصیلی خطبہ اس ضمن میں دیا تھا اور توجہ دلائی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو اس پر عمل ہوا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس پر توجہ کم ہوگئی۔ خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان میں مسجد کے اندر ہال کی صفائی کا بھی باقاعدہ انتظام ہو۔تنکوں کی وہاں صفیں بچھی ہوتی ہیں۔ صفیں اٹھا کر صفائی کی جائے، وہاں دیواروں پر جالے بڑی جلدی لگ جاتے ہیں، جالوں کی صفائی کی جائے۔پنکھوں وغیرہ پر مٹی نظر آ رہی ہوتی ہے وہ صاف ہونے چاہئیں۔غرض جب آدمی مسجد کے اندر جائے تو انتہائی صفائی کا احساس ہونا چاہئے کہ ایسی جگہ آ گیا ہے جو دوسری جگہوں سے مختلف ہے اور منفرد ہے۔ اور جن مساجد میں قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں وہاں بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ لمبا عرصہ اگر صفائی نہ کریں تو قالین میں بو آنے لگ جاتی ہے، مٹی چلی جاتی ہے۔ خاص طور پر جمعے کے دن تو بہرحال صفائی ہونی چاہئے۔ اور پھر حدیثوں میں آیا ہے کہ دھونی وغیرہ دے کر ہوا کو بھی صاف رکھنا چاہئے اس کا بھی باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن مسجد میں خوشبو کے لئے بعض لوگ اگر بتیاں جلا لیتے ہیں۔بعض دفعہ اس کا نقصان بھی ہو جاتا ہے، پاکستان میں ایک مسجد میں اگر بتی کسی نے لگا دی اور آہستہ آہستہ الماری کو آگ لگ گئی نقصان بھی ہوا۔ ایک تو یہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جب موجود ہوں تب ہی لگے۔ دوسرے بعض اگر بتیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اتنی تیز خوشبو ہوتی ہے کہ دوسروں کے لئے بجائے آرام کے تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں۔ اس سے اکثر کو سردرد شروع ہو جاتی ہے۔ تو ایسی چیز لگانی چاہئے یا دھونی دینی چاہئے جو ذرا ہلکی ہو۔

(خطبہ جمعہ 23/ اپریل 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

پروفیسر مجید احمد بشیر

بگ بینگ سے بگ کرنچ تک

قرآن اور سائنس کی رو سے

قسط 2

(تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل آن لائن 4/ جون 2022ء)

کائنات کی وسعت پذیری

کائنات کی ابتداء عظیم دھماکے سے ہوئی تھی۔ بلا شبہ بگ بینگ ایک بہت بڑا دھماکہ تھا۔ اس کے بعد سے ایک طویل سفر کا آغاز ہوا اور کائنات مسلسل توسیع کے عمل سے گزر رہی ہے۔

ایک طرف انسان فضاؤں سے نکل کر خلاء میں جھانکنے کی کوشش میں مصروف ہے تو دوسری طرف یہ بات انتہائی قابل توجہ ہے کہ قرآن کریم نے آج سے 1500سال قبل اُس وقت کائنات کی وسعت پذیری کا اعلان کر دیا تھا جب کہ ہر طرف کائنات کے مجرّد اور غیر متحرک ہونے کا نظریہ تمام دنیا میں تسلیم شدہ تھا۔

اس سلسلہ میں قرآن کریم کی چند آیات پیش خدمت ہیں۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ مَّثۡنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲﴾

(فاطر:2)

کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے فرشتوں کو دو دو، تین تین اور چار چار پروں (یعنی طاقتوں) والے پیغامبر بنانے والا وہ خَلق میں جو چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

انیسویں صدی کے آخر تک انسان یہی سمجھتا رہا کہ آسمان اور ستارے غیر متحرک ہیں۔کیونکہ ہم لاکھوں سال سے ستاروں سے راستہ معلوم کرتے آئے ہیں لیکن بیسویں صدی کے آغاز میں روسی ماہر طبیعات الیگزینڈر فرائیڈمن اور بیلجیم کے ماہر فلکیات جارج لیمیٹ نے انکشاف کیا کہ آسمان مسلسل پھیل رہا ہے۔سیارے ستارے تیزی سے ایک دوسرے سے دور ہٹ رہے ہیں۔

پہلے پہل تو انھیں شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔لیکن 1929 میں امریکا کے ماہر فلکیات ایڈون ہبل (Edwin Hubble) نے ٹیلی اسکوپ کی مدد سے آسمان کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس امر کا مشاہداتی ثبوت فراہم کیا کہ تمام کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہٹ رہی ہیں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ کائنات پھیل رہی ہے۔

طبیعات کے قانون کے مطابق مشاہدے کے مقام کی طرف بڑھنے والی روشنی بنفشی رنگ کی ہوتی ہے جبکہ مشاہدے کے مقام سے دور بڑھنے والی روشنی گہری سرخی مائل رنگت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔اس کو ہم ریڈ شفٹ بھی کہتے ہیں اور ڈاپلر Doppler Effect اس کی وضاحت کرتا ہے۔ٹیلی سکوپ کی مدد سے آسمان کا مشاہدہ کرتے ہوئے ہبل نے دریافت کیا کہ اپنے فاصلہ کے لحاظ سے ستارے جو روشنی خارج کرتے ہیں وہ سرخی مائل رنگت کی ہوتی ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ستارے اور گلیکسیز ہر وقت نہ صرف ہم سے بلکہ ایک دوسرے سے بھی دور بڑھ رہے ہیں۔کائنات میں ہر شے کا ایک دوسرے سے دور حرکت کرنا دلالت کرتا ہے کہ کائنات توسیع کے عمل سے گزر رہی ہے۔

پہلی دفعہ بی بی سی کے ایک پروگرام میں مذاحاً استعمال ہونے والی ’’بگ بینگ‘‘ کی اصطلاح بعد میں زبان زد عام ہوگئی اور کثرت سے استعمال ہونے لگی۔قارئین کی دلچسپی کے لئے یہ عرض کردوں کہ اگر کائنات مسلسل پھیلتی رہے تو انتہائی ٹھنڈی ہو جائے گی جسے سائنسدان ”Big Chill“ یا ”Big Freeze“ کا نام دیتے ہیں۔ اور اگر کائنات توازن اختیار کر لے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہو رہی ہو تو اسے سائنسدان ”Big Bore“ کا نام دیتے ہیں۔اور اگر کائنات منہدم ہوتے ہوئے اکائی تک پہنچ کر دوبارہ باہر کی سمت دھماکے سے پھٹ جائے تو کہتے ہیں کہ کائنات ”Big Crunch“ کے بعد ”Big Bounce“ کا مظاہرہ کرے گی۔

یہ بات آج مسلمہ سائنسی حقائق میں شامل ہے اور اب حتمی طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ بگ بینگ کے بعد جو پھیلاؤ شروع ہوا تھا۔وہ آج بھی مسلسل جاری ہے۔جس کی بدولت تمام فلکی اجسام ایک دوسرے سے دور جا رہے ہیں۔آج بھی گریوٹی Gravity کی قوت روز اول کی طرح نئے سیارے ستارے اور کہکشائیں تخلیق کر رہی ہے۔کائنات کی وسعتیں عظیم سے عظیم تر ہو رہی ہیں۔

سائنس کی کڑی مشقت کے بعد پیش کردہ اس تھیوری پر قرآن کریم کچھ یوں مہر صداقت لگاتا ہے۔

وَالسَّمَآءَ بَنَیۡنٰہَا بِاَیۡىدٍ وَّاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾

(الذاریات:48)

اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔

عربی لفظ ’’موسعون‘‘ کا صحیح ترجمہ ’’ہم وسعت اور پھیلاؤ دیتے جا رہے ہیں‘‘ بنتا ہے اور یہ ایک ایسی کائنات کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کی وسعتیں مسلسل پھیلتی جا رہی ہوں۔

اس آیت کریمہ میں بڑے واضح اور دو ٹوک انداز میں اس سائنسی حقیقت کو بیان فرمادیا ہے کہ کائنات وسیع تر انداز میں ہر سمت بڑھتی اور پھیلتی جا رہی ہے۔لَمُوۡسِعُوۡنَ کا لفظ اس پر واضح دلالت کرتا ہے۔کائنات کے پھیلاؤ کے اس تصور کا سوائے قرآن کریم کے کسی اور آسمانی صحیفہ میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔اور آج سے چودہ سو سال قبل یہ نظریہ کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے، جو قرآن نے پیش کیا اب سائنسی حلقوں میں ایک حقیقت بن چکا ہے۔کائنات کے پھیلاؤ کا یہ نظریہ بگ بینگ کے نظریہ سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔

کرۂ ارض کا محیط فقط پچیس ہزار میل ہے۔لیکن قرآن کریم جس کائنات کا ذکر کر رہا ہے اس کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا فاصلہ 18 سے 20 ارب نوری سال ہے اور اس میں حیرت انگیز رفتار کے ساتھ مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک خلانورد آج سے کائنات کے ایک سرے سے اپنے سفر کا آغاز روشنی کی رفتار یعنی 186,000میل فی سیکنڈ سے کرے تو وہ آج سے اندازاً 18 سے 20 ارب سال کے بعد کائنات کے دوسرے سرے تک اس صورت میں پہنچ سکے گا کہ کائنات جوں کی توں رہے، جو واقعۃً نہیں ہے۔

(الہام عقل علم اور سچائی از مرزا طاہر احمدؒ صفحہ 245)

یہ آیت بگ بینگ کے اس نظریہ کی حمایت کرتی ہے جو کہ آفاقی بلیک ہول کا تصور پیش کرتا ہے۔انسان حیران رہ جاتا ہے کہ قرآن نے کس طرح کھول کر علم فلکی طبیعات (Astrophysics) اور علم تخلیقات (Cosmology) کے اس جدید نظریے سے انسانیت کو آگاہ فرمایا۔ جبکہ کائنات کے جمود کا نظریہ بیسویں صدی کے اوائل تک ناقابل تردید حقیقت کے طور پر تسلیم کیا جاتا تھا۔’’نیوٹن‘‘ کا قانون تجاذُب اسی لئے حقیقت تک رسائی حاصل نہ کر سکا۔ بلکہ آئن سٹائن کو بھی ’’نظریہ جمود کائنات‘‘ پر اس حد تک یقین تھا کہ اسے 1915ء میں اپنے ’’عمومی نظریۂ اضافیت‘‘ (General Theory of Relativity) کی مساوات میں مشہورِ عالم ’’تخلیقاتی مستقل‘‘ (Cosmological Constant) کو متعارف کراتے ہوئے اس نظریئے میں ممکنہ حد تک تبدیلی کرنی پڑی۔

چودہ سو سال پہلے مکہ اور مدینہ کی کچی گلیوں میں کونسی فلکیاتی لیبارٹریاں نصب تھیں۔جہاں اس مقدس کتاب کو لکھا جاتا رہا۔اس کتاب کے قاری کئی کئی روز مسجد نبوی میں فاقوں کی حالت میں نماز پڑھا کرتے تھے۔اس مقدس کتاب کی تقریباً ایک ہزار آیات سائنس کے تمام نظریات پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں۔اگر ناسا کی لائبریری میں جھانکیں تو وہاں اس کتاب کی حقیقت کا پتہ چلے گا۔

غور فرمائیے کہ قرآن پاک کے کائنات کے پھیلنے کو اس وقت بیان فرمادیا ہے جب انسان نے دوربین تک ایجاد نہیں کی تھی۔شاید یہی وجہ ہے کہ عربوں نے فلکیات میں ترقی کی کیونکہ فلکیاتی مباحث کو قرآن پاک میں اہم مقام دیا گیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام فرماتے ہیں:

’’سائنسدانوں کے نزدیک یہ دریافت کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے، خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سے انہیں کائنات کی تخلیق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔‘‘

عصر حاضر کا مشہور ترین فلکی طبیعات دان اسٹیفن ہاکنگ (Stephen Hawking) اپنی تصنیف اے بریف ہسٹری آف ٹائم میں لکھتا ہے۔

“The discovery that the universe is expanding was one of the great intellectual revolutions of the twentieth century.”

(A brief history of time,Page24)

’’یہ دریافت کہ کائنات پھیل رہی ہے، بیسویں صدی کے عظیم علمی وفکری انقلابات میں سے ایک ہے۔‘‘

1925ء میں امریکی ماہر طبیعیات ایڈون ہبل (Edwin Hubble) نے اس امر کا مشاہداتی ثبوت فراہم کیا کہ تمام کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہٹ رہی ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات پھیل رہی ہے۔ یہ بات آج مسلمہ سائنسی حقائق میں شامل ہے۔

دراصل کائنات کی وُسعت پذیری کا نظریہ پہلی بار 1922ء میں ایک روسی سائنسدان الیگزینڈر فرائیڈ مین (Alexander Friedman)نے پیش کیا جسے بعد میں ایڈون ہبل (Edwin Hubble) نے سائنسی بنیادوں پر آگے بڑھایا یہاں تک کہ 1965ء میں نیوجرسی میں واقع بیل فون لیبارٹریز میں کام کرنے والے دو امریکی سائنسدانوں آرنو پنزیاس (Arno Penzias)اور رابرٹ وِلسن (Robert Wilson) نے اسے ثابت کیا اور 1978ء میں نوبل پرائز سے سرفراز کئے گئے۔اس طرح قرآن کریم کی سچائی پر مہر ثبت کر دی۔

کائنات کا خاتمہ اور دوبارہ نئی کائنات کی پیدائش۔بگ کرنچ(BIG CRUNCH)

The Big Crunch is one possible scenario for the ultimate fate of the universe,in which the metric expansion of space eventually reverses and the universe re-collapses, ultimately causing the cosmic scale factor to reach zero or causing a reformation of the universe starting with another Big Bang.

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کائنات کی اس کہانی کا ڈراپ سین کب اور کیسے ہوگا۔ اس آخری سین کو مذاہب کی دنیا میں کیسے دیکھا جاتا ہے؟ کیا مذاہب کی دنیا میں اسی کا نام قیامت ہے؟

یہ بھی یاد رکھیں کہ قرآن کریم جہاں کائنات کی مسلسل وسعت پذیری کے تصور کو پیش کرتا ہے وہیں یہ واضح اعلان بھی کرتا ہے کہ کائنات کا آغاز اور اختتام اکائی Singularityپر ہے۔ یہی خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون ہے جو کہ اس سے بہتر کسی اور انداز میں پیش کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اور آج سائنسدان بھی اس نظریے کے قائل ہوتے نظر آرہے ہیں اور اسے بگ کرنچ Big Crunch کا نام دیتے ہیں۔

ویسے تو سائنس قیامت کے نظریے کو ہمیشہ سے مسترد کرتی آئی ہے۔ لیکن اب حال ہی میں سائنس نے اعتراف کیا ہے کہ جس طرح بگ بینگ کا دھماکہ ہوا تھا اور کائنات وجود میں آئی تھی۔ اسی طرح بگ کرنچ نامی دھماکہ ہوگا۔جس کی آواز طویل طوطی جیسی (صور کی آواز سے ملتی ہوئی) اور لرزاہت خیز ہوگی۔

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب کائنات کا وزن ایک خاص حد تک پہنچے گا اور کشش ثقل کی بدولت اس کی توسیع رک جائیگی اور واپس سکڑنے کے بعد کائنات خود ختم ہوجائے گی اور آخر ایسے نقطے پر پہنچ جائے گی جہاں سے اس کی شروعات ہوئی تھی۔

کائنات کے اس خاتمے کو ’’بگ کرنچ‘‘ کا نام دیا گیا۔اسٹینڈ فورڈ یونیورسٹی کے طبیعات کے پروفیسرز کا اس بارے میں کہنا ہے کہ آج

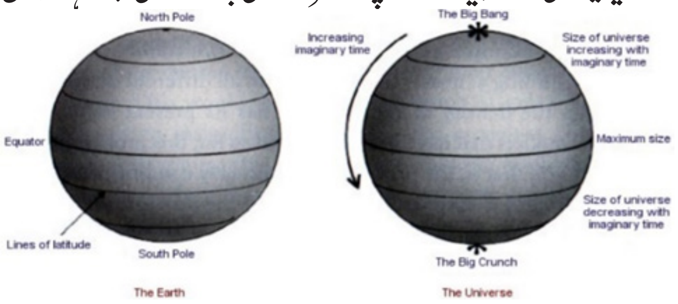

جو ہم دیکھ سکتے ہیں یا نہیں بھی دیکھ سکتے سب کچھ پروٹون ذرے سے بھی چھوٹے سائز میں تباہ ہوجائے گا۔یہ بالکل اس طرح ہے کہ جیسے آپ ایک سیاہ سوراخ (black hole)کے اندر تھے۔

دوسرے الفاظ میں اس دھماکے کے بعد کائنات واپس اپنے مرکز کی طرف سمٹنا شروع ہو جائے گی۔

گزشتہ صدی کے دوران کائنات کے وسعت پذیر ہونے سے متعلق اہم دریافتیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ پوری کائنات کروی اور فلکی طور پر ایک غبارے کی طرح پھیل رہی ہے۔ اس کا تصور اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ کرے کی سطح ایک مرکز سے باہر کی طرف مسلسل پھیل رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ اپنی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge and Truth میں تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کائنات کی مسلسل وسعت پذیری کے تصور سے بھی آگے نکلتا ہے اور واضح اعلان کرتا ہے کہ کائنات کا آغاز اور اختتام اکائی Singularityپر ہے۔یہ وہ مضمون ہے جس کو قرآن کریم نے بہترین انداز میں اس ایک فقرہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ (البقرہ:157) یعنی ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ میں پیش فرما دیا ہے۔ یہی خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون ہے جو کہ اس سے بہتر کسی اور انداز میں پیش کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اور آج سائنسدان بھی اس نظریے کے قائل ہوتے نظر آرہے ہیں اور اسے بگ کرنچ Big Crunch کا نام دیتے ہیں۔

پس قیامت سے متعلق سائنس نے اپنا نظریہ بگ کرنچ کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اس نظریے میں بتایا گیا ہے کہ غبارے کی مانند پھیلتی یہ کائنات ایک مخصوص حد تک پھیل کر واپس اپنے مرکزی نقطہ پیدائش کی طرف سمٹنا شروع ہوجائے گی۔ بالکل اسی طرح جیسے لکھا ہوا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے۔ یہ سب نہایت تیزی سے ہوگا۔سورج اور چاند باہم مل کر ایک ذرہ بن جائیں گے۔قرآن چودہ سو سال پہلے بگ کرنچ کا نقشہ کچھ یوں بیان کرتا ہے

اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھا ہوا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے پھر جس طرح ہم نے تخلیق کا آغاز کیا تھا اس کا اعادہ کریں گے۔ یہ وعدہ ہم پر فرض ہے۔ یقیناً ہم یہ کر گزرنے والے ہیں۔ (الانبیاء:105)

یہاں واضح طور پر فرما دیا ہے کہ کائنات ابدی نہیں ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ یہ عالم بھی کھاتوں کی طرح لپیٹ دیا جائے گا۔ سائنسدان بلیک ہول کا جو نقشہ کھینچتے ہیں وہ اسی آیت کے بیان کردہ نقشہ سے گہری مماثلت رکھتا ہے۔

جوں جوں خلا سے مادہ بلیک ہول میں گرتا ہے توں توں کشش ثقل اور برقی مقناطیسی(Electromagnetic)قوت کی شدت کی وجہ سے دباؤ کے تحت ایک چادر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ چونکہ بلیک ہول کا مرکز اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے اس لئے یہ تمام مادہ کوئی نامعلوم صورت اختیار کرنے سے پہلے اس کے گرد لپیٹا جاتا ہے۔

یہاں بھی کھاتوں کی مانند لپیٹ دینے کی بات کی گئی ہے جو کہ غور طلب ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کاغذ کو تہہ لگا کر لپیٹا جاتا ہے اور تہہ ایسی چیز کی لگائی جاتی ہے جو متوازی ہو۔ اسی طرح پہلے کے سائنسدان اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ کائنات بیضوی یا گول شکل کی ہے لیکن بیسویں صدی کے سائنس دان آئن سٹائن نے یہ نظریہ پیش کیا کہ ہماری کائنات متوازی ہے اور ململ کے کپڑے کی مانند ہے جس پر کوئی بھی چیز رکھ دی جائے تو اس چیز کے وزن کی بدولت جتنا زیادہ دباؤ ہوگا اس کے متاثرہ حصوں تک اس کی کشش ثقل کی قوت موجود ہوگی۔ جیسا کہ ہماری زمین کا اس کی کمیت کی وجہ سے خلا میں جتنا زیادہ دباؤ ہے اس کے اثرات چاند تک موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ چاند زمین کی کشش ثقل کی قوت کی وجہ سے اس کے گرد گھومنے پر مجبور ہے۔اسی طرح سورج کی زیادہ کمیت کی وجہ سے اس کی کشش ثقل کے اثرات پلوٹو سیارے تک موجود ہیں جو بہت زیادہ فاصلہ ہونے کے باوجود سورج کی کشش ثقل کی وجہ سے اس کے گرد گھوم رہا ہے۔لیکن حال ہی میں ایک تحقیق ہوئی ہے جس کے مطابق پلوٹو سیارہ سورج کی کشش ثقل سے نکل کر کائنات میں اب آزاد گھوم رہا ہے۔

یہاں یہ وعدہ بھی دیا گیا ہے کہ جب کائنات ایک بلیک ہول میں گم ہو جائے گی تو اس کے بعد ایک نیا آغاز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کائنات کی از سر نو تخلیق کرے گا جیسا کہ اس نے پہلے کیا تھا۔ بلیک ہول میں گم کائنات ایک بار پھر اندھیرے سے باہر آجائے گی۔ اور تخلیق کا یہ عمل ایک بار پھر دہرایا جائے گا۔یعنی قرآن پاک کے مطابق کائنات کے سکڑنے اور پھیلنے کا عمل ایک جاری عمل ہے۔

چاند اور سورج باہم ملے ہوئے ہونگے (القیامہ:9)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation, Rationality,Knowledge and Truth سے لئے گیا ایک اقتباس پیش خدمت ہے جو اس phenomenon کی صحیح تصویر کشی کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’کائنات کی تخلیق اوّل کے ضمن میں قرآن کریم بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ اس کائنات کا خاتمہ ایک اور بلیک ہول کی صورت میں ہوگا۔ اس طرح کائنات کی ابتدا اور اس کا اختتام ایک ہی طرز پر ہوگا اور یوں کائنات کا دائرہ مکمل ہو جائے گا۔‘‘

نیز فرمایا:

’’تخلیق کے آغاز اور اس کے انجام سے متعلق قرآنی نظریہ بلا شبہ غیر معمولی شان کا حامل ہے۔ اگر عصر حاضر کے کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان کو یہ باتیں الہاماً بتائی جاتیں تو یہ بھی کچھ کم تعجب کی بات نہ ہوتی۔ لیکن یہ دیکھ کر انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ تخلیق کے ہمیشہ دہرائے جانے سے متعلق یہ اتنے ترقی یافتہ نظریات آج سے چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کے امّی ﷺ پر بذریعہ وحی منکشف فرمائے گئے تھے۔‘‘

بہرحال کائنات کی ابتداء اور خاتمے کے بارے میں موجودہ سائنس کی تحقیقات چودہ سو سال پہلے قرآن کریم میں دیئے گئے بیانات سے مکمل اتفاق کرتی ہیں۔ اس کے باوجود سائنس جتنی بھی ترقی کر لے کائنات اور اس کے اندر چھپے رازوں کو اس کو تخلیق کرنے والے خالق و مالک سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا۔ لیکن پھر بھی آج کے دور میں ہم انسان سائنس کی تحقیقات پر تو بہت یقین رکھتے ہیں لیکن قرآن میں بیان کیے گئے معجزات پر غور و فکر نہیں کرتے۔

ابن ایف آر بسمل

بعض اسلامی اصطلاحات کا استعمال

از ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

28 ستمبر 2021ء کے روز نامہ الفضل ان لائن لندن کے صفحہ 8 پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بعض اصطلاحات کا ذکر ہو چکا ہے اس کے تسلسل میں کچھ اور اصطلاحات ملاحظہ فرمائیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد

چودویں اور پندرہویں صدی ہجری کے سنگھم پر ایک کشفی نظارہ کا ذکر کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کے درمیانی آواز میں نماز کے بعد ورد کرنے کی تحریک فرمائی اور اسے ساری جماعت کے ساتھ دہراتے رہے اور فرمایا۔

’’چند دنوں تک چودھویں صدی ختم ہو رہی ہے اس صدی کو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کے ورد کے ساتھ الوداع کہیں لا الہ الا اللہ کا ورد کثرت سے پڑھیں کہ کائنات کی فضا اس ترانہ کے ساتھ معمور ہو جائے دن رات اٹھتے بیٹھتے بالکل خاموشی کے ساتھ اونچی آواز میں بھی نہیں.... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے پڑھتے رہیں - اس ندا کے ساتھ اس صدی کو الوداع کہیں اور اسی ندا کے ساتھ ہم اگلی صدی کا استقبال کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ‘‘

(سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ 1980ء)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع 1980ء کے موقع پر اپنے کشف کا ذکر فرمایا ’’حالیہ دورہ کے دوران مجھے دو مرتبہ کشف میں ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کائنات کی ہر شے خدا کی تسبیح اور اس کی وحدانیت کا ورد کر رہی ہے _وہ واقعہ یوں ہے کہ میں سونے کی تیاری میں تھا لا الہ الا اللہ کا ورد کر رہا تھا آنکھیں میری بند تھیں مگر کشفی آنکھوں نے یہ نظارہ دیکھا کہ میرے آگے سے سمندر کی طرح کائنات کی ہر چیز ہلکے انگوری رنگ کے مائع کی صورت میں بہتی ہوئی گزر رہی ہے اور اس میں چھوٹے چھوٹے سفید چمکدار حصے تھے جو لا الہ الا اللہ کی صوتی لہریں تھیں‘‘

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 621-622)

سلام کا تحفہ

’’حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی معہود کو سلام بھیجا تھا تو وہ صرف ایک شخص کے لئے نہیں تھا بلکہ مہدی علیہ السلام کی وساطت سے آپکی جماعت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلامتی کی یہ دعا پہنچی ہے۔حضرت مہدی علیہ السلام تو اب ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن آپ کے ماننے والے، آپ کے فدائی، آپ کی باتوں کو سن کر محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے والے اور دین متین اسلام کو دنیا میں پھیلانے والے تو موجود ہیں اور یہ سب اپنے اپنے رنگ میں اس اجتماعی کوشش میں حصہ لے رہے ہیں جو اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے لئے شروع ہے اس لئے جماعت میں سے ہر ایک شخص کی بڑی عزت ہے اور بڑا وقار ہے خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی نگاہ میں۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد آپ ایک دوسرے کو سلام نہ کہیں تو یہ بڑی عجیب بات ہو گی۔

میں دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ جب بھی راستے میں ایک دوسرے سے ملیں سلام کہیں۔ ہماری فضا کو تو ہمیشہ السلام علیکم اور وعلیکم السلام کی آوازوں سے گونجتے رہنا چاہیئے‘‘

(خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 238)

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو

’’اپنے وقتوں کو ضائع نہ کریں۔ اپنی طاقتوں کو ضائع نہ کریں۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے سوتے جاگتے، آرام کرتے اور کام کرتے غرض جس حالت میں بھی ہوں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الفاتحہ:2) کا کثرت سے ورد کریں‘‘

(خطابات ناصر جلد اول صفحہ 440)

بلدۃ طیبۃ و رب غفور یہ بڑا پیارا فقرہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک کمال موافقت رکھنے والا ماحول میں نے تمہارے لئے پیدا کر دیا ہے رب غفور اس ماحول میں پورے کانشس (conscious) ہوتے ہوئے اور علی وجہ البصیرت تم اپنی کوشش کرو لیکن تمہاری کوشش میں نقص رہ جاتے ہیں انسان میں بشری کمزوریاں ہیں۔ جو نقص رہ جاتے ہیں ان سے تم گھبرانا نہیں‘‘

(خطابات ناصر جلد اول صفحہ 360)

’’ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گزاریں اور جماعت کے اندر اتحاد اور اتفاق ککو ہمیشہ قائم رکھیں اور اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہ کریں کہ سب بزرگیاں اور ساری ولایت خلافت راشدہ کے پاؤں کے نیچے ہے‘‘

(تعمیر بیت اللہ کے 23 عظیم الشان مقاصد صفحہ 114)

زبان کا استعمال

’’خدا تعالیٰ کے ذکر سے اپنے اوقاف کو معمور رکھو اور اس کی حمد کے ترانے ہر وقت گاتے رہو۔ اس کی حمد و ثناء میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ کہ ہر کام میں مشغول رہتے ہوئے اس کے ذکر سے زبان کے اعصاب اور دل کی تاروں کو حرکت دینا ہی سب سے بڑی نیکی ہے۔حمد و ثناء کے ہلکے پھلکے بول میزان جزاء و سزا میں بڑے ہی وزنی ثابت ہوتے ہیں اور دلوں کے اطمینان کا باعث۔

فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ اتنی ہی بات کرو جتنی کی ضرورت ہے۔ ایک بول سے مقصد حاصل ہوتا ہو تو دو بول نہ بولو۔ ارشاد نبوی ہے کہ بڑا مبارک ہے وہ جس نے قوت گویائی کی بہتات کو (ذکر الٰہی کے لئے) محفوظ رکھا مگر اپنے مال کی کثرت میں خدا کی راہ میں (بے دھڑک) خرچ کیا۔

قرآن پڑھو کہ تلاوت قرآن میں بڑی برکت ہے۔قرآن جو اللہ کے ذکر سے بھرا ہوا ہے، قرآن جو ہمارے لئے ایک مکمل ہدایت ہے، قرآن جو خدائے واحد و یگانہ کی رحمانیت کو حرکت میں لاتا ہے، قرآن جو زبان کی کجیوں کو دور کرتا ہے قرآن جب ہمارے دل میں اترتا اور ہماری زبان پر جاری ہوتا ہے تو اس کی برکت سے ہماری زندگی کی الجھنیں سلجھ جاتی ہیں۔ قرآن دلوں میں تقوی پیدا کرتا ہے اور انہیں مطہر بناتا ہے۔قرآن خود، کلید قرآن ہے پس قرآن پڑھو، قرآن پڑھو۔

درود پڑھنا

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہو خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر آن اور ہر لحظہ درود اور سلام بھیج رہے ہیں۔مظہر صفات الٰہیہ اور فرشتہ صفت بنو اور نبی پر ہمیشہ درود بھیجتے رہو تا اس کی برکت سے ہماری زبانوں سے حکمت و معرفت کی نہریں جاری ہوں _حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔ (الحکم 28 فروری 1903ء)

استغفار کرتے رہو اپنے لئے، اپنے اقارب اور اپنے بھائیوں کے لئے کثرت سے استغفار کرو کہ ہمارا خدا غفور و رحیم ہے اور استغفار روحانی ترقیات کی کلید ہے

دعائیں کرو، بہت ہی دعائیں کرو، اور سوز اور گریہ وزاری سے دعائیں کرو۔ تکبر کے ہر جذبہ کو دل سے نکال کے انکساری اور فروتنی کے ہر جذبہ سے دل کو معمور کر کے دعائیں کرتے ہوئے اپنے مولا کے سامنے جھک جاؤ کہ ہم کچھ بھی نہیں اور وہ سب کچھ ہے۔ دعا سے خدا ملتا

بقیہ صفحہ 14 پر

علامہ ایچ ایم طارق

خلافت خامسہ اور معیت الٰہی

(نوٹ از ایڈیٹر:۔مضمون نگار علامہ ایچ ایم طارق نے اس اہم تاریخی مضمون میں خلافت خامسہ کے قیام اورحضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے بطور خلیفہ منتخب ہونے کے متعلق رؤیا، کشوف اورخوابوں کا نچوڑ ’’جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف و رؤیا اور الٰہی اشارے‘‘ کتاب سے پیش کیا ہے۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ

یہ کتاب 734 صفحات پر مشتمل ہے۔موصوف نے اس مضمون میں تحریر کیا ہے کہ اتنی کثرت سے خوابیں اور رؤیا اس سے قبل چاروں خلفاء کے حوالہ سے منضبط نہ ہوسکیں۔

چونکہ اس تاریخی کتاب کو مرتب کرنے کی توفیق خاکسار کو بطور نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے ملی تھی۔ میں نے بھی اس وقت محسوس کیا تھا کہ 250 سے زائد افراد جماعت کا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو بطور خلیفہ منتخب ہوتے خوابوں، رؤیا اور کشوف میں دیکھنا ایک الٰہی تائید و نصرت تھی۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ)

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے آغاز سے ہی منصب خلافت عطا کرنے کی ذمہ داری اپنی ذات سے منسوب کرکے واضح فرمادیا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ فرمایا:

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

(البقرہ:31)

اور (یاد رکھ) جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔

اور پھر حضرت آدمؑ کو خلافت نبوت عطا فرمائی اور ان کو روئے زمین پر صفات الٰہیہ کے اظہار کے لیے خدا کا جانشین اور خلیفۃ اللہ مقرر فرمایا۔

اسی طرح حضرت داؤد نبی اللہ علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا:

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ (ص:27)

اے داؤد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔

پھر امت محمدیہ سے بھی ایسی روحانی خلافت کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ

(النور:56)

یعنی اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔

یہ الٰہی وعدہ جس طرح اسلام سے پہلے پورا ہوتا رہا اور بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ اور ان کے جانشین حضرت یوشعؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک کو خود اللہ تعالیٰ نے روحانی خلافت سے سرفراز فرمایا۔اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی یہ وعدہ خلافت راشدہ کے ذریعہ سچا ثابت ہوا۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اپنے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے خلیفہ ہونے کے بارے رؤیا میں دیکھا کہ آپ ایک کنویں سے ڈول کے ذریعہ پانی نکال رہے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے دو ڈول کچھ کمزوری سے کھینچے پھر حضرت عمرؓ کے آنے پر وہ ڈول بڑا ہوگیا اور انہوں نے ایک باہمت اور بہادر جوانمرد کی طرح بڑے زور سے پانی کھینچ کر دنیا کو سیراب کیا۔

(صحیح بخاری کتاب اصحاب النبیؐ باب مناقب عمر بن الخطابؓ)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جسے چاہے اپنے اس انتخاب کی پیشگی اطلاع بھی فرمادیتا ہے۔یہی صداقت خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے اس دوسرے دور میں مسیح و مہدی کے زمانہ میں بھی بڑی شان سے ظاہر ہوئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد آپؑ کی ساری جماعت نے بالاتفاق حضرت مسیح موعودؑ کے پہلے خلیفہ کے طور پر حضرت مولانا نورالدینؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔حضرت مولانا نور الدینؓ کے خلیفہ اوّل ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق کئی لوگوں کو پیشگی اطلاع فرمادی تھی۔ ان میں سے پندرہ کے قریب بشارات اب بھی جماعتی ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ممکن ہے کہ دیگر کئی بزرگان نے بھی ایسی رؤیا دیکھی ہوں مگر اپنے ذاتی انکسار یا خلافت اولیٰ پر جماعت کا اتفاق دیکھ کر اس کے بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

خلافت ثانیہ کے انتخاب پر چونکہ ایک فتنہ بھی پیدا ہونے والا تھا۔اس سے مخلص مومنوں کو بچانے اور خلیفہ برحق کی نشاندہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسی رؤیائے صادقہ کے زیادہ گواہ کھڑے کردیے۔قریباً تین صد احباب جماعت نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کے خلیفہ ثانی ہونے کی پیشگی اطلاع اللہ تعالیٰ سے پاکر ریکارڈ کروائی۔جس سے پھر ثابت ہوگیا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔

انتخاب خلافت ثالثہ پر ایک اور فتنہ درپیش تھا۔اس موقع پر بھی تین سو سے زائد مخلص احمدیوں نے بذریعہ خواب حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کے خلیفہ مقرر ہونے کی اطلاع پاکر اپنی گواہی محفوظ فرمادی۔

خلافت رابعہ کے انتخاب سے پہلے دوسو افراد نے اللہ تعالیٰ سے بذریعہ خواب حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کے خلیفہ ہونے کی پیشگی اطلاع پاکر شائع کروائی۔

خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت باوجودیکہ جماعت کی کثیر تعداد حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے ذاتی واقفیت نہیں رکھتی تھی۔ جماعتی ریکارڈ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اڑھائی صد سے زائد احباب و خواتین کو آپ کے خلیفہ بننے کی پیشگی خبر عطا فرما کر ایک بار پھر اپنے خدائی انتخاب پر مہر تصدیق ثبت کردی۔

حیرت انگیز بات

گذشتہ دنوں خلافت خامسہ کے بارے میں رؤیا و کشوف کے تفصیلی مطالعہ کے دوران یہ تجزیہ کرکے خوشگوار حیرت ہوئی کہ اول تو یہ رؤیا دیکھنے والوں کا تعلق عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام دنیا میں بسنے والے افراد سے ہے دوسرے جہاں کثیر تعداد میں احمدی ہیں وہاں خوابیں زیادہ آئیں اور جن ممالک میں تعداد نسبتاً کم تھی وہاں سے بھی خوابوں کی نمائندگی بہرحال ہوئی ہے۔جس میں یہ اشارہ بھی تھا کہ اس بابرکت دَور میں جماعت کی عالمگیر ترقی میں غیرمعمولی اضافہ ایک الٰہی تقدیر تھی۔

چنانچہ جماعتی ریکارڈ کے مطابق ان اڑھائی سو موصولہ خوابوں میں سے پاکستان کے صوبہ پنجاب سے 144، دیگر تینوں صوبوں سے صرف 44، ہندوستان سے 8، یورپ سے 31، افریقہ سے 12، امریکہ سے 9 جبکہ دیگر خوابیں کینیڈا، آسٹریلیا، سری لنکا وغیرہ سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔مزید پُرلطف بات یہ ہے کہ خوابیں دیکھنے والوں میں مردوں کے علاوہ احمدی خواتین بھی شامل ہیں اور ایک خاص تعداد واقفین زندگی اور مربیان وغیرہ کی بھی ہے۔

ان رؤیا وکشوف کا یہ دلچسپ مطالعہ میرے لیے ایک پُرسکون قلبی وروحانی واردات کے علاوہ نہایت ایمان افروز تجربہ بھی ثابت ہوا۔جس کے کچھ پہلو اس وقت احباب کے سامنے رکھنے مقصود ہیں۔

ایک اہم پہلو یہ ہے کہ یہ خوابیں دراصل مخلص احمدیوں کی متضرعانہ دعاؤں کا جواب تھیں۔کیونکہ سب سے زیادہ خوابیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات 19اپریل 2003ء سے انتخاب خلافت 22اپریل کے دوران بکثرت آئیں جب احباب جماعت نہایت اضطرار سے

جماعت اور خلافت کے لیے دعائیں کر رہے تھے۔ پھر کچھ خوابوں کا تعلق 1999ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بیماری سے ہے جب احباب جماعت حضورؒ کی صحت کے لیے بے چینی سے متضرعانہ دعاؤں میں مصروف تھے۔

خوابوں کا باہمی اشتراک

ایک اور اہم بات ان خوابوں کے مطالعہ سے یہ سامنے آئی کہ ان کے مضامین میں گہرا معنوی اشتراک ان کی سچائی پر دلیل ہے یعنی ایک ہی مضمون کی خواب مختلف احباب جماعت کو دکھا کر انہیں ایک دوسرے پر گواہ بنا دیا گیا۔ یوں یہ خوابیں سچائی کے جوڑے بناتی ہیں۔ جن سے ان کی بے ساختگی کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہے کہ ان رؤیا کا سرچشمہ ایک خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور یہ حقیقت ان خوابوں کے برحق ہونے پر دلیل ہے۔ جبکہ مجموعی طور پر بیس سال یا اس سے زائد عرصہ قبل کی یہ تمام خوابیں خلافت خامسہ کی سچائی پر گواہ ہیں۔ جن میں حضور کے دَورِ خلافت اور اس میں ترقی کے واضح اشارے ہیں۔ جو اپنے وقت پر پورا ہو کر اس خلافت کی عظمت اور صداقت ظاہر کرنے والی ہیں۔

''اب تو ہماری جگہ بیٹھ''

ان خوابوں میں سے چند ایک دلچسپ اور اہم رؤیا بیان کرنے سے پہلے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی خلافت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کا ذکر ضروری ہے جو آپ کے دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ کے بارے میں ہوا تھا کہ ''اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔'' (تذکرہ صفحہ 406)

یہ رؤیا ایک رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے والد بزرگوار حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے حق میں بھی پوری ہوئی جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کی وفات پر فرمایا:

''یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے...

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے کشف میں دیکھتے ہیں کہ

''اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں''...یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا...اب یہ بات بعینہٖ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے...آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔ اب جب کہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ...

اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے ''تو ہماری جگہ بیٹھ جا'' کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 30؍جنوری 1998ء)

مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر خاکسار نے آپ کی سیرت کے بارے میں الفضل کے لیے ایک مضمون تحریر کیا جس میں ان کے زیر سایہ بطور ناظر دعوت الی اللہ آٹھ سالہ رفاقت کی کچھ یادیں اور دلنشین واقعات تحریر تھے۔ مضمون کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں خاکسار نے یہ دعائیہ جملہ بھی لکھ دیا کہ اب اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے حق میں بھی یہ بات پوری فرمائے جو اب ان کی جگہ بیٹھے ہیں اور آپ کی ''امارت'' اور ''عمر'' میں بھی غیر معمولی برکت نصیب ہو۔

یہ مضمون الفضل میں اشاعت سے پہلے برائے ملاحظہ ومشورہ اس وقت کے ناظر اعلیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی خدمت میں دفتر میں حاضر ہو کر پیش کیا۔ جسے آپ اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اگلے روز بعد ملاحظہ واپس فرمادیا۔ آپ نے اس مضمون میں اور کوئی تبدیلی تو نہ فرمائی لیکن وہ فقرہ جس میں یہ الہام آپ پر چسپاں کیا تھا اپنے طبعی عجز و انکسار کی وجہ سے حذف فرمادیا۔ وہ فقرہ مضمون میں تو شائع نہ ہوسکا مگر وہ دعا اللہ تعالیٰ نے پوری فرمادی جو آپ کے لیے ہی مقدر تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے الہام میں جو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے آپؑ کی مسند خلافت پر بیٹھنے کا جو اشارہ تھا وہ بہر حال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی ذات میں ہی پورا ہوا۔ جیسا کہ بعض دیگر خوابوں میں بھی اس بارے میں کھلے اشارے تھے۔ خاص طور پر مکرم سید شریف احمد شاہ صاحب آف شیخ پور ضلع گجرات کی خواب تو بہت ہی واضح ہے کہ ''حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی بیماری پر حضرت مرزا مسرور احمد کی طرف سے بطور ناظر اعلیٰ (1998ء یا 1999ء) اعلان شائع ہوا تھا اس وقت مجھے خواب آیا کہ ... حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے حضرت مرزا مسرور احمد کو فرمایا کہ ''آپ یہاں بیٹھیں اور ہم چلتے ہیں۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے از نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ زیر اہتمام صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کمیٹی صفحہ 526)

امریکہ سے ہماری ایک اور احمدی بہن زبیدہ صاحبہ کی خواب کا تفصیلی ذکر آگے آئے گا جنہوں نے خلافت خامسہ کے انتخاب کی رات حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو شیروانی میں دیکھ کر اپنی بیٹیوں کو پیشگی مطلع کر دیا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ ہوں گے۔

''اِنِّیْ مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ''

حضرت مسیح موعودؑ کو 19؍دسمبر 1907ء میں یہ الہام ہوئے:

1. ''میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ میں تیرے بوجھ اٹھاؤں گا۔''
2. ''میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔''
3. ''اِنِّیْ مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ۔ اے مسرور! میں تیرے ساتھ ہوں۔'' (تذکرہ صفحہ 630)

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت کے یہ وعدے نہ صرف حضور علیہ السلام کی زندگی میں بلکہ آپؑ کے تمام خلفاء کے زمانہ میں بھی پورے ہوتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں (جن کا نام ہی ''مسرور'' ہے) تو یہ الہام جس شان سے پورا ہوا اور ہو رہا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اسی الٰہی معیت کا کچھ ذکر اس جگہ مقصود ہے۔

اگلی صدی کا مجدد خلیفہ

جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ان مبشر رؤیا کی تفصیل کا تعلق ہے اس کا آغاز تو آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی ہوگیا تھا۔ جیسا کہ مکرم خاں سعید اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا:

''جب حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب پیدا ہوئے میں کالج میں پروفیسر تھا اور ہوسٹل میں وارڈن بھی تھا۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب جو بزرگ تھے کالج آئے۔ میں ہوسٹل کے باہر کھڑا ہوا تھا مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگے سعید اللہ خان! میں تو کالج پڑھانے آیا تھا مگر یہاں آکر چھٹی ہوگئی ہے اور ساتھ ہی کہا کہ میں نے آج رات کو خواب دیکھی کہ آج جو حضرت صاحب کے خاندان میں بچہ پیدا ہوا ہے وہ اگلی صدی کا مجدد ہے۔ میں نے یہ بات مرزا خورشید احمد صاحب کو بتادی تھی۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 485 تاریخ تحریر 30؍جنوری 2008ء)

مذکورہ بالا مضمون کی طرف اشارہ مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب معلم وقف جدید میلبورن کی اس رؤیا میں بھی تھا کہ ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد پریشانی کے دوران چند لمحوں کے لئے اونگھ کی حالت طاری ہوئی تو دیکھا کہ میں بھی بیت فضل لندن کے باہر لوگوں کے ساتھ منتظر ہوں۔ عاشقان خلافت انتظار میں کھڑے ہیں۔ کئی افراد بیت الفضل کی کھڑکیوں کی طرف جھانک کر دیکھ رہے ہیں کہ بیت کے اندر کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ خاکسار بھی بیت فضل کے سامنے کی طرف ایک کھڑکی سے دیکھ رہا ہے۔ کہ ایک شخص جو کہ سفید قمیص اور پینٹ پہنے ہوئے ہے۔ قمیص کے اوپر کئی رنگوں کے گول گول چھاپ۔ کپڑے اس قدر میلے معلوم ہوئے جیسا کہ سفر سے آئے ہوں۔ انہوں نے مجھے دو افراد کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ان دونوں کا نام منصب خلافت کے لئے سوچا جا رہا ہے۔ جن میں ایک کا اسم مبارک مرزا مصلح الدین (ہے)... مرزا مصلح الدین صاحب پیٹھ پھیر کر دوسری طرف چہرہ کر کے بیٹھے تھے اس لئے ان کا چہرہ مبارک معلوم نہیں ہوا... اس انجانے شخص نے اشارۃً بتایا کہ مرزا مصلح الدین صاحب ہی خلیفہ بنیں گے اس کے معاً بعد آنکھ کھل گئی۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 644)

مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ نے اپنی رؤیا کے حوالے سے بیان کیا کہ ''خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت خاکسار کی تعنیاتی ''محمودہ'' ضلع راولپنڈی میں تھی کہ ایک یا دو روز قبل یہ اشارہ ہوا کہ ''مرزا مسرور احمد صاحب'' خلیفہ بنیں گے۔ اب نظام کی بات ہوگی۔ نظام کی۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 674 تاریخ تحریر 31؍اکتوبر 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا قلم عطا ہونا

چنانچہ مکرم مسعود احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

''13-14؍اگست 1998ء کی درمیانی رات 11 بجے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ایک میز پر دوسرے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو پین نما کوئی چیز دی اور فرمایا۔ ''اب یہ لکھا کریں گے۔'' اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 510)

آنے والے خلیفہ کی روحانی تیاری

کئی خوابوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی فرشتوں کے ذریعہ روحانی تیاری کا ذکر ہے۔جس کا عمل حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پہلی بیماری 1999ء کے زمانے سے ہی شروع ہوگیا تھا۔جیسا کہ محمد یونس صاحب بیان کرتے ہیں کہ ’’حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی پہلی بیماری کے دنوں میں ایک رات کو خواب دیکھا کہ یکدم روشنی ہوئی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) نظر آئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آنے والے خلیفہ کو ساٹھ ہزار فرشتے نکھار کر رہے ہیں اور اس دوران اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے کہ مزید اس کی نکھار کرو۔ پھر بار بار تاکیداً کہتا جاتا ہے کہ مزید اس کی نکھار کرو۔ اور ساتھ ہی فرماتا ہے حضرت بلالؓ کے خاندان سے ہوگا۔ اور افریقہ کا شہزادہ ہوگا۔ اس دوران یہ سب کچھ دیکھنے میں آیا۔ کہ شوخ گندمی رنگ کا ہے۔ داڑھی بھی چھوٹی ہے اور بال ریشم کی طرح ہیں۔ عمر تقریباً 50سال ہے۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 530)

روحانی چاند کا ظہور

ڈاکٹر (ہومیو) محمد رشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ

’’مورخہ 23/ اپریل 2003ء... کو اعلان ہوا کہ مکرم مرزا مسرور احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الخامس منتخب کرلیا گیا ہے۔ الحمد للہ۔ اس کے بعد خاکسار بستر پر لیٹ گیا اور تھوڑی دیر کے لئے آنکھ لگ گئی جیسے اونگھ آجاتی ہے تو درج ذیل الفاظ سنائی دیئے:’’پنجاہ ہزار چن چڑھّن‘‘یعنی روشنی ہوگئی۔ جاگنے پر خاکسار یہی الفاظ زبان سے بار بار دہرا رہا تھا۔ اس وقت گھڑی پر تقریباً صبح کے چار بج کر اکاون منٹ کا وقت تھا۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 676)

مکرمہ رضوانہ شفیق صاحبہ اہلیہ قاضی شفیق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ آسٹریا کی رؤیا بھی اس کی تائید کرتی ہے۔

’’جس روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات ہوئی عاجزہ گھر پر MTA سے براہ راست تمام نشریات دیکھ رہی تھی... اچانک تھکن کی وجہ سے لمحہ بھر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی مگر سمجھ نہیں آتا کہ نیند کی حالت ہے یا خیال کی حالت ہے مگر ایک دم نور ہی نور آسمان سے اترتا دکھائی دیا جو کہ بہت تیزی سے برق روئی سے زمین کی طرف بڑھتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور اس جگہ میں جہاں خلافت کمیٹی بیٹھی ہے داخل ہوگیا ہے اسی لمحہ دل میں یہ خیال بھی پیدا ہورہا ہے کہ اس بار خلیفۃ المسیح کا نام حروف ابجد کے لفظ’’م‘‘ سے شروع ہوگا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور’’م‘‘نامی شخص’’مسرور‘‘میں داخل ہوجاتا ہے اور یہ الفاظ دل میں گونجتے ہیں جو میرے منہ سے جاری ہوگئے کہ اللہ نے اپنا خلیفہ چن لیا ہے اور جس شخص میں اپنا نور بھرنا تھا بھر دیا۔ ایسے ہی عالم میں ایک دم جیسے میری آنکھ کھل گئی ہو یا وہ نظارہ ٹوٹ گیا ہو اور وہ کیفیت ختم ہوجاتی ہے۔

سو میں نے بھی یہ نظارہ اگلے ہی لمحہ MTA پر براہ راست دیکھا۔ جس میں اعلان ہورہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد ہمارے خلیفہ ہوں گے۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 731-732 تاریخ تحریر 30اکتوبر 2005ء)

ناواقف احمدیوں کو’’مسرور‘‘ کی آواز سنائی دینا

خلافت خامسہ کے بارے میں ان رؤیا مبارکہ کے متعلق ایک اور عجیب توارد یہ ہے کہ یہ خوابیں دیکھنے والے اکثر وہ لوگ تھے جو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب بلکہ ان کے نام تک سے ناآشنا تھے۔ جیسا کہ موصوفہ رضوانہ شفیق صاحبہ بھی بیان کرتی ہیں کہ ’’خلافت خامسہ سے پہلے عاجزہ نے حضور کا نام کبھی نہیں سنا تھا اور نہ ہی عاجزہ حضور کو جانتی تھی بلکہ یہ حقیقت ہے کہ میں اور میرے شوہر دونوں ہی اس نام سے ناواقف تھے اور خلافت کے منصب پر جب اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فائز کیا تب ہی ہم دونوں نے یہ نام پہلی بار سنا اور حضور انور کو پہلی بار دیکھا۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 731-732 تاریخ تحریر 30اکتوبر 2005ء)

انتخاب خلافت کے موقع پر کرۂ ارض میں فرشتوں کا ایسا نزول ہوا اور انہوں نے ’’مسرور مسرور‘‘ کا ایسا شور برپا کیا کہ دنیا کے مختلف کونوں میں عالم کشف میں احمدی احباب و خواتین نے اپنے کانوں سے تکرار کے ساتھ بار بار یہ نام سنا۔

یہی واردات مکرمہ تسنیم کوثر عبدل صاحبہ بنت شیخ رشید احمد صاحب کے ساتھ گزری۔ انہوں نے بیان کیا کہ خلافت خامسہ کے انتخاب سے ایک رات پہلے خواب میں آواز آئی کہ ’’مرزا مسرور احمد۔‘‘

یاد رہے کہ اس خواب سے پہلے میں نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو نہ دیکھا تھا اور نہ کبھی نام سننے کا اتفاق ہوا تھا کیونکہ اس زمانے میں، میں England میں مقیم تھی اور آپ کے نام کا تعارف نہ تھا۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 686)

اس روحانی تجربہ میں شریک ایک اور خوش نصیب مکرم محمد عبدالوحید خان صاحب نے بیان کیا کہ

’’حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات سے اگلے روز خاکسار نے یہ نظارہ دیکھا کہ بیت فضل لندن کے اس راستے سے جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) داخل ہوتے تھے ایک وجود کو باڈی گارڈز کے ہمراہ جمعہ کی نماز کے لئے داخل ہوتے دیکھا اور اسی وقت خاکسار کی آنکھ کھلی اور زبان پر اس وجود کا نام مرزا مسرور احمد جاری تھا... خاکسار نے حضرت مرزا مسرور احمد کو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ ہی تصویر دیکھی تھی۔ اس خواب میں حضرت مرزا صاحب کو عینک لگائے ہوئے دیکھا تھا۔ جب خلافت کمیٹی نے آپ کی خلافت کا اعلان فرمایا اور آپ بیعت لینے کے لئے بیٹھے مگر آپ نے عینک نہیں لگائی تھی خاکسار تھوڑا سا پریشان ہوا کہ چہرہ بھی وہی ہے مگر عینک نہیں۔ اس اثناء میں آپ نے اپنی جیب سے عینک نکالی اور پھر خواب والی تصویر حقیقت بن کر سامنے آگئی اور خاکسار کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اپنے رب کی حمد میں۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 664 تاریخ تحریر 4/اپریل 2004ء)

ایسے خوش نصیبوں میں محترمہ مسز بشریٰ طیبہ یوسف صاحبہ بھی ہیں جنہوں نے بیان کیا:

’’اپنے محسن امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی جدائی کے شدید غم وحزن میں نڈھال تھی اور شب و روز دعا میں مصروف تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے خلافت حقہ کی عظیم برکات سے ہمیں نوازے اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اس کی رحمتیں و برکات نازل ہوں۔ اور تمام جماعت ہائے احمدیہ کو ہر قسم کے فتنہ اور شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔ اس حالت میں نماز اور دعا میں بہت کمزوری اور ضعف محسوس کرتی۔ کہ بار بار اونگھ آتی اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوجاتے’’مسرور احمد مسرور احمد‘‘اور کچھ دیر تک دل و دماغ پر یہ احساس چھایا رہا۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 662 تاریخ تحریر 23/اپریل 2003ء)

مکرم جمال دین صاحب بیان کرتے ہیں:

’’حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات سے اگلے دن میں تہجد کی نماز میں رو رو کر دعا مانگ رہا تھا کہ اے خدا! میری زندگی میں پہلے دو خلیفہ فوت ہوئے ہیں اور بہت خوف تھا اے خدا! یہ تیری جماعت ہے اب جو بھی خلافت آئے اس میں کوئی بھی ایسی بات نہ ہو میں یہ دعا سجدہ میں مانگ رہا تھا اور ابھی میں سجدہ سے اٹھا بھی نہ تھا کہ میرے کان میں آواز آئی مسرور مسرور مسرور اور پھر میری زبان سے بڑے زور سے نکلا الحمد للہ اور میرے جیون ساتھی نے پوچھا۔ کیا بات ہے؟ مجھے بھی بتاؤ تو میں نے کہا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو خلیفہ بنے گا اس کا نام مسرور ہوگا پھر انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی اور بعد میں واقعتاً پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفہ بن گئے۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 667 تاریخ تحریر 25نومبر 2005ء)

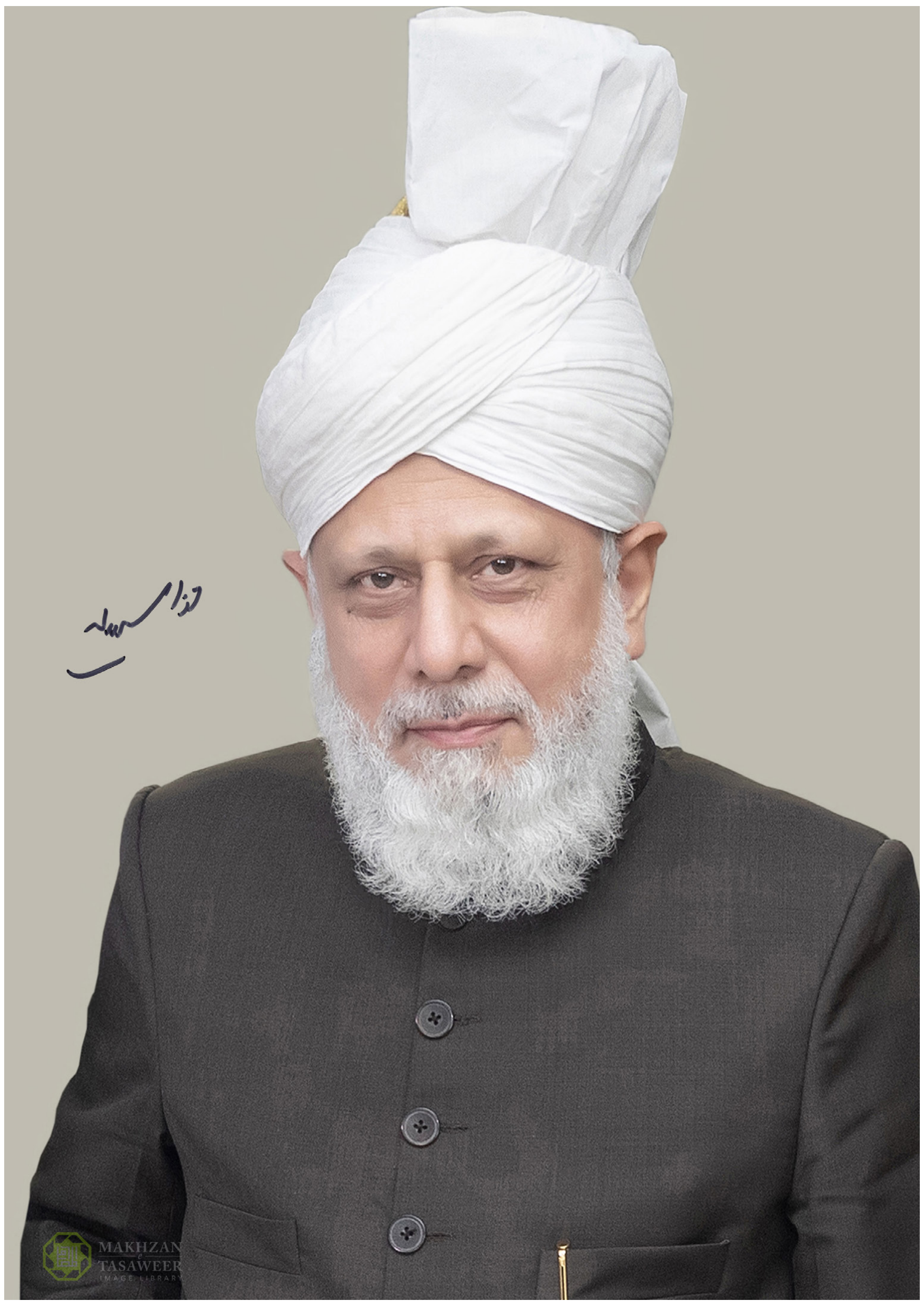

ایک اور خوش قسمت مکرم حکیم یعقوب احمد ناصر صاحب بیان کرتے ہیں:

’’حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے اگلے روز صبح نماز تہجد، نماز فجر کے بعد دعائیں کرتا ہوا لیٹ گیا۔ مجھے اونگھ آئی تو میری زبان سے بے اختیار الفاظ نکلے ’’مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح‘‘ اس کے بعد بیٹھ کر اپنے آپ کو جھنجھوڑا کہ انتخاب خلافت سے قبل ایسے خیالات دل یا زبان پر لانا غلط ہیں۔ دعائیں کرتا ہوا پھر لیٹ گیا پھر اونگھ آئی دوبارہ یہی الفاظ بے اختیار میری زبان سے نکلے: ’’مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح‘‘ میرے دل نے یقین کرلیا کہ خدا تعالیٰ ہمیں نعمت خلافت سے محروم نہیں رکھے گا۔ بلکہ مرزا مسرور احمد صاحب کو منصب خلافت عطا فرما کر ہمیں اس نعمت سے نوازے گا۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الہٰی اشارے صفحہ 671 تاریخ تحریر 8 فروری 2006ء)

ایک اور سعادت مند مکرم خالد احمد سعید صاحب نے بیان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد خواب میں بڑے سائز کے ایک بینر پر مرزا مسرور احمد لکھا ہوا کئی مرتبہ دیکھا اور اپنی اہلیہ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

’’یہ نظارہ کافی دیر تک دیکھتا رہتا ہوں حتیٰ کہ آنکھ کھل جاتی ہے ...میں نے اپنی بیگم کو کمرہ سے آواز دی اور کہا کہ مجھے رسالہ انصار اللہ کا وہ شمارہ لا دیں جو ’’حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد‘‘ نمبر ہے۔ اتنے میں اُٹھ کر ٹی وی لاؤنج میں آجاتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں میری بیگم وہ شمارہ لائیں جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کا خطبہ جمعہ 12 دسمبر 97ء کا تھا۔ میں نے اُسے غور سے بار بار پڑھا جہاں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کشف سنایا کہ ’’ہم چلتے ہیں اب تو میری جگہ بیٹھ‘‘ یہ پڑھ کر میں نے اپنی بیگم اور بچیوں کو اپنا یہ خواب سنایا کہ دو مرتبہ میں نے آسمان پر ’’مرزا مسرور احمد‘‘ لکھا ہوا دیکھا ہے اور ساتھ ہی خطبہ کا وہ حصہ پڑھ کر سنایا جس میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ’’ہم چلتے ہیں تو میری جگہ آکر بیٹھ جا‘‘ میری بیگم نے کہا کہ آپ کیا کرتے ہیں انتخاب سے پہلے ایسی باتیں نہ کریں...

دو بجے کے قریب میں اپنے بیڈ روم میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا تو خواب میں دیکھا کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا خلیفہ منتخب ہونے کا اعلان ہو رہا ہے۔ میں نے ڈرائنگ روم میں آکر اپنی بیگم سے پوچھا۔ قدسیہ! کیا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ اس نے فوراً کہا کہ چپ رہیں ابھی انتخاب نہیں ہوا اور انتخاب سے پہلے کسی کا نام نہیں لیتے۔ دعائیں کرتے ہوئے پھر میری آنکھ لگ گئی پھر میں نے خواب میں اعلان سنا کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوگئے ہیں۔ پھر میں نے دوبارہ لیٹے لیٹے ہی پوچھا کہ قدسیہ! کیا صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے خلیفہ منتخب ہونے کا اعلان ہوگیا ہے۔ اس نے پھر مجھے منع کیا کہ آپ کو کیا ہوگیا ہے۔ اب میں اُٹھ کر بیٹھ گیا اور 15 منٹ کے بعد بیت الفضل لندن سے MTA پر اعلان ہو رہا تھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوگئے۔ احباب جماعت کو مبارک ہو۔ قدسیہ نے مجھے فوراً کہا کہ الحمد للہ کہ آپ کا خواب پورا ہوگیا۔ الحمد للہ‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الہٰی اشارے صفحہ 556 تا 558 تاریخ تحریر 31 جولائی 2006ء)

ایک بیس سالہ نوعمر دعاگو لڑکی مکرمہ شکیلہ نصیر صاحبہ بنت مرز انصیر احمد صاحب (جو حضور کے نام سے واقف نہیں تھیں اور نہ انہیں معلوم تھا کہ ناظر اعلیٰ کیا ہوتا ہے) بیان کرتی ہیں کہ

’’21 اپریل 2003ء کو خلافت خامسہ کے انتخاب کے لئے تمام جماعت کو نوافل اور دعاؤں کی تحریک کی گئی اسی رات اس عاجزہ نے بھی رات 1:30 بجے سے 3:00 بجے تک خشوع وخضوع سے نوافل ادا کئے۔ اور خدا تعالیٰ سے جماعت احمدیہ اور خلافت کے استحکام اور خلیفہ وقت کے انتخاب کے لئے متضرعانہ اور عاجزانہ دعائیں کیں اور ہر بار اس عاجزہ کے منہ سے یہی دعائیہ کلمات نکلے ’’کہ اے خدا! جو حق ہے وہ اس دل میں ڈال دے۔ اے خدا! جو حق ہے وہ اس دل میں ڈال دے۔‘‘ آخر جب 22 اپریل 2003ء کی صبح سیکرٹری خلافت کمیٹی مکرم محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے رضائے الٰہی سے منتخب ہونے والے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اعلان شروع کیا۔ تو اس اعلان کے دوران اس عاجزہ کے اندر سے ایک زبردست آواز آئی ’’حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب‘‘ یہ آواز اس قدر پر رعب اور بلند تھی کہ لگتا تھا کہ دل ودماغ کے تمام پردے چیرتی ہوئی باہر نکل جائے گی لہٰذا اس الٰہی آواز کو اپنے اندر دبائے رکھنے کے لئے عاجزہ کو اپنا ہاتھ زور سے اپنے منہ پر رکھنا پڑا۔ مگر جونہی یہ الٰہی آواز ختم ہوئی عین اسی لمحے مکرم محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے اس بابرکت نام ’’حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب‘‘ کا انہی الفاظ میں بطور خلیفۃ المسیح الخامس اعلان کردیا۔ اس وقت اس عاجزہ کی خوشی اور جذبات تشکر سے جو کیفیت تھی وہ ناقابل بیان ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ کرتا ہے پاک دل کو حق دل میں ڈالتا ہے۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الہٰی اشارے صفحہ 678۔ تاریخ تحریر 9 مئی 2006ء)

خدا کے محبوب بندہ کا انتخاب

پھر انہی بابرکت خوابوں میں یہ بھی ذکر ہے کہ منتخب ہونے والا خلیفہ دنیا کا سب سے نیک وجود ہوگا۔ چنانچہ مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ ’’19 اپریل 2003ء کو نماز فجر سے قبل خواب دیکھا کہ ایک ہال نما کمرہ ہے اس میں کچھ لوگ جمع ہیں۔ اور اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ان لوگوں کے نام جمع ہو رہے ہیں۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ نیک ہیں۔ تو میں چند سیڑھیاں چڑھ کر اس ہال کے پاس جاتا ہوں۔ تو اس کے دروازے پر ایک پہریدار کھڑا ہے۔ اس نے مجھے دیکھ کر فوراً دروازہ کھول دیا اور میں فوراً اندر چلا گیا۔ اور پہرے دار نے دروازہ بند کردیا۔ ہال میں بالکل اندھیرا تھا۔ بہت سے لوگ زمین پر بیٹھے ہیں ان کے صرف سر نظر آتے ہیں جو اچھل اچھل کر اوپر اٹھتے ہیں اُس لسٹ کو دیکھنے کے لئے جس پر نام لکھے جا رہے ہیں۔ مجھے یہ نظارہ دیکھ کر بہت خوف آیا۔ میں فوراً دروازے کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گیا... تو میں نے دیکھا کہ تھوڑی ہی دیر میں ایک کاغذ بڑے سائز کا اوپر بلند ہوا۔ اس پر اوپر پانچ چھ ناموں کی جگہ خالی ہے اور نیچے بالکل خالی جگہ ہے صرف ایک نام بڑے حروف میں لکھا ہوا ہے ’’مرزا مسرور احمد‘‘ تو میں یہ نام دیکھتے ہی کمرے سے باہر آگیا۔ اور پہرے دار نے دروازہ بند کردیا۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الہٰی اشارے صفحہ 634-635 تاریخ تحریر 14 نومبر 2005ء)

اسی خواب کی تائید مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب سابق مبلغ انچارج احمدیہ مشن دہلی حال قادیان کی اس خواب سے ہوتی ہے کہ منتخب ہونے والا خلیفہ اللہ کا محبوب ترین بندہ ہوگا۔ وہ بیان کرتے ہیں:

’’میں خدا کو حاضر وناظر جان کر یہ الفاظ لکھ رہا ہوں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی اچانک وفات کی اطلاع ملی تو دل کی کیفیت کچھ عجیب ہوگئی۔ دیگر دعاؤں کے ساتھ خصوصاً یہ دعا بھی کرتا رہا کہ اے میرے اللہ! جو تیرا محبوب ترین اور مقرب بندہ ہے تو اس کو ہمارا امام منتخب فرمادے۔ جب یہ دعا کر رہا تھا تو اس وقت بار بار دل میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا نام آتا رہا۔ پھر میں ذکر کر دعاؤں میں لگ گیا۔ پھر یہی کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ہی خلیفہ ہوں گے۔ اور یہی حالت رہی یہاں تک کہ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے یہ اعلان فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس

منتخب ہو گئے ہیں۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 638 تاریخ تحریر 30/ اپریل 2003ء)

اسی طرح ڈاکٹر مرزا احمد الدین صاحب (ہومیو پیتھ) نے بیان کیا کہ ’’میرے بیٹے یوسف ندیم احمد کی بیوی، لبنیٰ ندیم نے خواب میں دیکھا۔ کوئی اونچی آواز میں کہہ رہا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب۔ ابن اللہ ہیں۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 709-710 تاریخ تحریر 14/ نومبر 2005ء)

ابن اللہ کے معنے اللہ کے بیٹے کے ہیں اور روحانی زبان میں یہ محاورہ اللہ تعالیٰ کے خاص پیاروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

آنے والے خلیفہ کی انکساری

مکرم مقصود احمد صاحب نے بیان کیا کہ

’’حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات والے دن بے چینی اور کرب میں دعائیں کرتا ہوا سوگیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ انتخاب خلافت ہو رہا ہے۔ اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا نام خلیفہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ جس پر آپ فرماتے ہیں کہ میں تو اس قابل نہیں کہ مجھ پر یہ بوجھ رکھا جائے۔ اس کے بعد تمام بزرگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے آپ کے حق میں ووٹ دیا اور آپ کو خلیفہ چن لیا۔

اس سے پہلے خاکسار نے نہ تو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو دیکھا تھا اور نہ ہی میری ملاقات آپ سے ہوئی تھی اور نہ ہی میں آپ کے نام سے واقف تھا۔ اس کے بعد خاکسار کے کرب کی حالت جاتی رہی اور دلی سکون ہوگیا۔ اس کے تین دن بعد انتخاب خلافت میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے انتخاب کا اعلان ہوا تو دل حمد سے بھر گیا۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 648 تاریخ تحریر 24/ اکتوبر 2005ء)

آنے والے خلیفہ کا مقام خدا کی نظر میں

جہاں تک نئے منتخب خلیفہ کی صفات اور مقام کا تعلق ہے خواب میں اللہ کے پیاروں کو ہونے والے خلیفہ کے گمنام وجود کے بارے میں یہاں تک بتادیا گیا تھا کہ اس کی مماثلت آنحضرت ﷺ اور آپ کے بعض خلفاء اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء سے بھی پائی جائے گی اور یہ وجود ان کی کئی خوبیوں کا حامل ہوگا۔ چنانچہ مکرم ناصر احمد صاحب مجوکہ بیان کرتے ہیں کہ

’’حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے بطور خلیفۃ المسیح انتخاب کے وقت جبکہ MTA پر ابھی میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا کہ مجھے آنحضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئی۔ اس زیارت کے بعد میں نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو MTA پر دیکھا اور جونہی آپ نے اپنی آنکھیں اوپر اٹھائیں اور کیمرہ نے Close up لیا تو مجھے بجلی کے کرنٹ کی طرح جھٹکا لگا کہ آپ کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں گہری مماثلت تھی (اگرچہ بناوٹ مختلف ہے)۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 726 تاریخ تحریر 2 دسمبر 2004ء)

اس میں اشارہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی محبت اور پیروی کے باعث آنحضور ﷺ کی روحانی بصیرت سے حصہ پانے والے ہیں۔ تبھی خدا کا یہ محبوب بندہ ’’بار امانت‘‘ اٹھانے کے لیے چنا گیا۔

مکرم عبد الحمید خان صاحب نے دو جمالی شان رکھنے والے خلفائے راشدین سے بطور خاص خلافت خامسہ کی بابرکت مماثلت کے بارے میں انتخاب سے قبل خواب میں دیکھا کہ ’’جناب مسرور احمد صاحب خلیفہ بن گئے ہیں۔ خواب کچھ اس طرح سے تھا کہ ایک ہال میں ایک اسٹیج لگا ہوا ہے اور اسٹیج پر چند کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ جو خالی ہیں مگر اسٹیج کے اردگرد لوگوں کی چہل قدمی ہو رہی ہے۔ خواب میں اسی اسٹیج کی طرف دیکھ رہا ہوں تھوڑی دیر بعد میرے کانوں میں ایک بلند آواز سنائی دیتی ہے جس میں یہ کہا جارہا ہے ’’کہاں ہیں ابوبکر؟ کہاں ہیں عثمان؟ انہیں جلدی بلاؤ۔ جناب مسرور احمد صاحب تشریف لا چکے ہیں‘‘ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ان دونوں خلفاء کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے استقبال کے لئے بلایا جارہا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔‘‘ (جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور نمایاں ہوگا۔ واللہ اعلم)

حضرت مسیح موعودؑ سے مماثلت

حضرت مسیح موعودؑ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مشابہت کے بارے میں مکرم شاہد عثمان صاحب نے اپنی یہ رؤیا بیان کہ

’’22 اپریل 2003ء کو نماز فجر کے بعد بیت احمدیہ میں تھوڑی دیر سویا ہوں چونکہ رات کو حفاظت کی ڈیوٹی پر تھا۔ تو خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی عین جوانی کی عمر میں ہیں اور اسٹیج پر کھڑے ہو کر تقریر کر رہے ہیں اور میں ان کے سامنے بیٹھا ہوں۔ اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کو دفن نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی نیا انتخاب ہوا تھا۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 701 تاریخ 17/ اپریل 2005ء)

آنے والے خلیفہ کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے مماثلت

مکرم ایس فیاض اسلم صاحب تامل ناڈو انڈیا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی شکل میں خواب میں دیکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

’’میں نے 23 اپریل 2003ء کی صبح کو ایک خواب دیکھا کہ میں فون کر کے مولوی منیر احمد صاحب سے خلافت کے انتخاب کا رزلٹ پوچھتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضل عمر خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں پوچھا کہ میں اب انہیں کیسے مخاطب کروں۔ انہوں نے جواب دیا خلیفۃ المسیح الخامس کہہ کر۔ لفظ خامس کے بارہ میں بعد میں میں نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کیونکہ مجھے عربی کا بالکل معمولی علم ہے اور میری مادری زبان تامل ہے۔ انہوں نے خواب میں مجھے کہا کہ حضرت فضل عمر خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ گاڑی پر سفر کر رہے ہیں اور ابھی لندن نہیں پہنچے… مگر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الخامس ہوا ہے۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 725-726 تاریخ تحریر 23/ اپریل 2003ء)

جنت کا دروازہ اور عطیات و صدقات

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیرمعمولی توفیق اور ہمت بخشی۔

(بخاری)

پھر فرمایا۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ’’باب الصدقہ‘‘ ہے جہاں سے صدقہ و خیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔

(مسلم)

رپورٹ: شفیق قریشی۔ سیکرٹری اشاعت سسکاٹون، کینیڈا

افغان پناہ گزینوں کے ساتھ عید ملن پارٹی

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ جماعت احمدیہ سسکاٹون نے مورخہ 8 مئی 2022 کو بیت الرحمت مسجد میں افغان پناہ گزین کے ساتھ عید ملن پارٹی کا کامیاب پروگرام کیا۔

یہ پروگرام اوپن ڈور سوسائیٹی کے ساتھ مل کر کیا گیا۔ اوپن ڈور غیرمنافع بخش ادارہ ہے جو کینیڈا میں نئے آنے والے لوگوں کو سیٹل کرنے میں مدد کرتا ہے۔

اس پروگرام کو بیت رحمت مسجد کے اندر منعقد کرنے پر اوپن ڈور والوں کو کافی مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر ان کے بورڈ ممبرز نے مسجد میں ہی کرنے پر اصرار کیا۔ سسکاٹون کی مسجد میں یہ غیر احمدی احباب کا پہلا پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں تقریبا 278 افراد نے شرکت کی۔ جن میں پولیس، فائر بریگیڈ کے چیف، فرسٹ نیشن کے لیڈر۔ افغان کمیو نیٹی کے صدر شامل تھے زیادہ تر افغان فارسی بولنے اور سمجھنے والے تھے۔ ان تمام معزز مہمانوں نے لوگوں سے خطاب کیا جس میں ہمارے مربی مکرم سعاد حیات باجوہ صاحب بھی شامل تھے اور اس کے ساتھ ساتھ فارسی میں ترجمہ بی پیش کیا گیا۔ بچوں کی تفریح کے لیے جھولوں کا انتظام بھی کیا گیا تھا اس کے علاوہ فائر بریگیڈ والے اپنی فائر بریگیڈ کی گاڑی اور پولیس والے پولیس کی گاڑی اور موٹر سائیکل لائے ہوئے تھے۔

آخر میں مہمانوں کے لیے دوپہر کا کھانا کھانے کا انتظام تھا جس کا انتظام افغان کمیونٹی نے خود کیا ہوا تھا۔ جماعت کی طرف سے چائے کولڈ رنکس اور پانی کا انتظام کیا گیا تھا۔ سکھ کمیونٹی نے سموسے اور جلیبیوں کا انتظام کیا تھا۔

مہمانوں نے مسجد بھی دیکھی اور آخر میں اورگنایزر نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

محمد ریحان

خلیفہ وقت کی اطاعت ہم سب پر لازم ہے

از اقتباسات حضرت مصلح موعودؓ

جو شخص میری اطاعت سے باہر ہے وہ نبی کی اطاعت سے باہر ہے

’’میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبر ہو۔ اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں۔ اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو۔ ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔ بیشک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر کھڑا ہوں۔ ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے۔ وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر جاتا ہے۔ جو میرا جوأ اپنی گردن سے اتارتا ہے، وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جوأ اتارتا ہے اور جو ان کا جوأ اتارتا ہے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جوأ اتارتا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوأ اتارتا ہے، وہ خد تعالیٰ کا جوأ اتارتا ہے میں بے شک انسان ہوں، خدا نہیں ہوں۔ مگر میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/اگست 1937ء مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 4/ستمبر 1937ء صفحہ 8)

جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے

’’اسلامی اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا ہے اور جس کی آواز آخری آواز ہے، کسی انجمن، کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے۔ خلیفہ کا انتخاب ظاہری لحاظ سے بیشک تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تم اس کے متعلق دیکھ سکتے ہو اور غور کر سکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں۔ اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے۔ ان قواعد اور اصولوں کو نہ بھولو گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہیں تم میں خدا خلیفہ مقرر کرتا رہے گا۔ اور اسے وہ عظمت حاصل ہو گی جو اس کام کے لیے ضروری ہے۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ 7/اپریل 1925ء صفحہ 24 بحوالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا، مئی 2001ء)

اطاعت سے ہی اتحاد اور ترقی ممکن ہے

’’جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو رد کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رد کرتا ہے۔ صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلہ احمدیہ سے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہو سکتے اور کبھی نہیں ہو سکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔

پس اے جماعت احمدیہ! اپنے آپ کو ابتلاء میں مت ڈال اور خدا تعالیٰ کے احکام کو ردّ مت کر کہ خدا کے حکموں کو ٹالنا نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ اسلام کی حقیقی ترقی اس زمانہ میں ہوئی جو خلافت راشدہ کا زمانہ کہلاتا ہے پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی ترقیوں کو مت روک اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مت مار۔ کیسا نادان ہے وہ انسان جو اپنا گھر آپ گراتا ہے اور کیا ہی قابل رحم ہے وہ شخص جو اپنے گلے پر آپ چھری پھیرتا ہے پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا بیج مت بو اور جو سامان خدا تعالیٰ نے تیری ترقی کے لئے بھیجے ہیں ان کو رد مت کر کیونکہ فرمایا ہے لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَ لَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ۔ (ابراھیم: 8)

البتہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں بڑھاؤں گا اور زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی راہ اختیار کی تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔‘‘

(کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے، انوار العلوم جلد 2 صفحہ 13 تا 14)

جماعتی ترقی کا راز

’’جس نے خلیفہ وقت کی بیعت کی ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفہ وقت کی بیعت کے بعد اس پر یہ فرض عائد ہو چکا ہے کہ وہ اس کے احکام کی اطاعت کرے ...ہمارے سپرد ایک بہت بڑا کام ہے اور وہ کام کبھی سرانجام نہیں دیا جا سکتا جب تک ہر شخص اپنی جان اس راہ میں لڑا نہ دے۔ پس تم میں سے ہر شخص خواہ دنیا کا کوئی کام کر رہا ہو اگر وہ اپنا سارا زور اس غرض کے لیے صرف نہیں کر دیتا، اگر خلیفہ ٔوقت کے حکم پر ہر احمدی اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار نہیں رہتا۔ اگر اطاعت اور فرمانبرداری اور ایثار ہر وقت اس کے سامنے نہیں رہتا تو اس وقت تک نہ ہماری جماعت ترقی کر سکتی ہے اور نہ وہ اشخاص مومنوں میں لکھے جا سکتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 1946ء مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 15/نومبر 1946ء صفحہ 6)

خلیفہ کی اطاعت،ایمان اور اعمال صالحہ کی ضمانت ہے

’’یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔ اگر اسلام اور ایمان اس چیز کا نام نہ ہوتا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے کسی مسیح کی ضرورت نہیں تھی لیکن اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے مسیح موعود کی ضرورت تھی تو مسیح موعود کے ہوتے ہماری بھی ضرورت ہے۔ ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعوؤں کی کوئی قیمت نہیں ہو گی۔ جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحہ بسر نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 1946ء مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 15/نومبر 1946ء صفحہ 6)

خلیفہ ٔوقت سے مشورہ اور اس کی اہمیت

’’جب تک بار بار ہم سے مشورے نہیں لیں گے اس وقت تک ان کے

کام میں کبھی برکت پیدا نہیں ہو سکتی۔ آخر خدا نے ان کے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ نہیں دی۔ میرے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ دی ہے۔ انہیں خدا نے خلیفہ نہیں بنایا مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور جب خدا نے اپنی مرضی بتانی ہوتی ہے تو مجھے بتاتا ہے انہیں نہیں بتاتا۔ پس تم مرکز سے الگ ہو کر کیا کر سکتے ہو۔ جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے۔ جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے۔ اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہو گی۔ اور اس سے جس قدر دُور رہو گے۔ اُسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہو گی جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر 1946ء مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 20/نومبر 1946ء صفحہ 7)

مبلغین و واعظین کو وعظ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خلافت کی اسی اہمیت کے پیش نظر ایک موقع پر مبلغین اور واعظین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’مبلغین اور واعظین کے ذریعہ بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپیہ کیا، پانچ لاکھ روپیہ کیا، پانچ ارب روپیہ کیا، اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کر دی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابلِ ذکر چیز ہیں ...اگر یہ باتیں ہر مرد، ہر عورت، ہر بچے، ہر بوڑھے کے ذہن نشین کی جائیں اور ان کے دلوں پر ان کا نقش کیا جائے تو وہ ٹھوکریں جو عدمِ علم کی وجہ سے لوگ کھاتے ہیں کیوں کھائیں۔‘‘

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات صفحہ 65۔ مرتب شیخ یعقوب علی عرفانیؓ)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کی زبان مبارک سے نکلے ایک ایک لفظ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہم اپنے عملی نمونوں سے اپنی اولادوں کے ذہنوں میں خلافت کا مقام و مرتبہ اجاگر کرنے والے ہوں۔ آمین

راجہ برہان احمد۔قائد تعلیم مجلس انصار اللہ برطانیہ

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر اہتمام

یوم خلافت کے موقع پر مشاعرہ (نذرانۂ عقیدت و محبت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ امسال قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ برطانیہ کو یوم خلافت کے حوالے سے تیسرا مشاعرہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔مؤرخہ 28/ مئی 2022ء بروز ہفتہ لندن وقت کے مطابق شام ساڑھے سات بجے ایوانِ مسرور، اسلام آباد برطانیہ میں اس مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ مشاعرہ نہیں بلکہ یومِ خلافت کے موقع پر دربارِ خلافت میں ایک عاجزانہ نذرانہ عقیدت و محبت تھا۔محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور پیارے آقا کی دعاؤں سے مشاعرہ بہت کامیاب رہا۔ یہ پروگرام ڈیڑھ گھنٹے جاری رہا۔ مشاعرہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تعاون سے مجلس انصار اللہ برطانیہ کے یوٹیوب چینل پر براہِ راست نشر کیا گیا، جسے دنیا بھر میں 1500سے زائد ڈیوائسس پر دیکھا گیا۔ پروگرام کے آغاز سے اختتام تک مسلسل یوٹیوب پر لائیو پیغامات کا سلسلہ بھی جاری رہا، جس میں لوگ خلافت سے اپنے والہانہ عشق و محبت کا اظہار کرتے رہے اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور خلافتِ احمدیہ زندہ باد وغیرہ کے پیغامات بھجواتے رہے۔

پروگرام اور اس کے شاملین کی تفصیل

تلاوت: مکرم مولانا فیروز عالم صاحب

ترنم سے کلام پڑھنے والے: مکرم عمر شریف صاحب: ہمارا خلافت پہ ایمان ہے (کلام میر اللہ بخش تسنیم صاحب)

شعراء	نمونۂ کلام
مکرم عطاء المجیب راشد صاحب	نورِ اسلام سے دنیا میں سویرا کر دے دورِ مسرور میں یارب! یہ کرشمہ کر دے
مکرم مبارک احمد ظفر صاحب	چلو دنیا کی خاطر کام کو آسان کرتے ہیں وفا گر جرم ہے تو جرم کا اعلان کرتے ہیں
مکرم محمد طاہر ندیم صاحب	جام الفت مجھے پلا کوئی کہتا ہے تیرا مبتلا کوئی
مکرم میر انجم پرویز صاحب	تجھ سے کچھ اس طرح ہوں وابستہ روح جیسے بدن میں پیوستہ
مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب	خلافت کی عظمت عیاں ہو رہی ہے بیاں شان اس کی جہاں ہو رہی ہے
مکرم فاروق محمود صاحب	خبر کیونکر نہیں دیتی گزشتہ اک صدی تم کو یہ کیسے مان لیں محسوس بھی نہ ہو کمی تم کو
مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب	جان و مال و آبرو قدموں پہ اس کے ہیں نثار ہیں درندے ہر طرف وہ عافیت کا ہے حصار

مشاعرہ کے صدر مجلس محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ تھے ۔آپ نے دوران پروگرام برکاتِ خلافت کے حوالے سے واقعات بیان کئے ،اسی طرح محترم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے اس بارہ میں بیان کیا کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس انصار اللہ برطانیہ کی راہنمائی فرماتے ہیں ۔

ایوان مسرور میں مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ کے علاوہ چند معزز مہمانان مدعو تھے۔ اس طرح ہال میں موجود مہمانوں کی تعداد 50کے قریب تھی۔ آخر پر خاکسار نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے کسی بھی طرح تعاون کرنے والوں نیز شاملین محفل اور پروگرام کو براہ راست دیکھنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔جس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اختتامی دعا کروائی ۔

مشاعرہ ٹھیک 8بج کر 55منٹ پر اختتام پذیر ہوا جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد شرکاء مشاعرہ کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔اس موقع پر اسلام آباد میں رہائش تمام واقفین اور کارکنان کے گھر میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

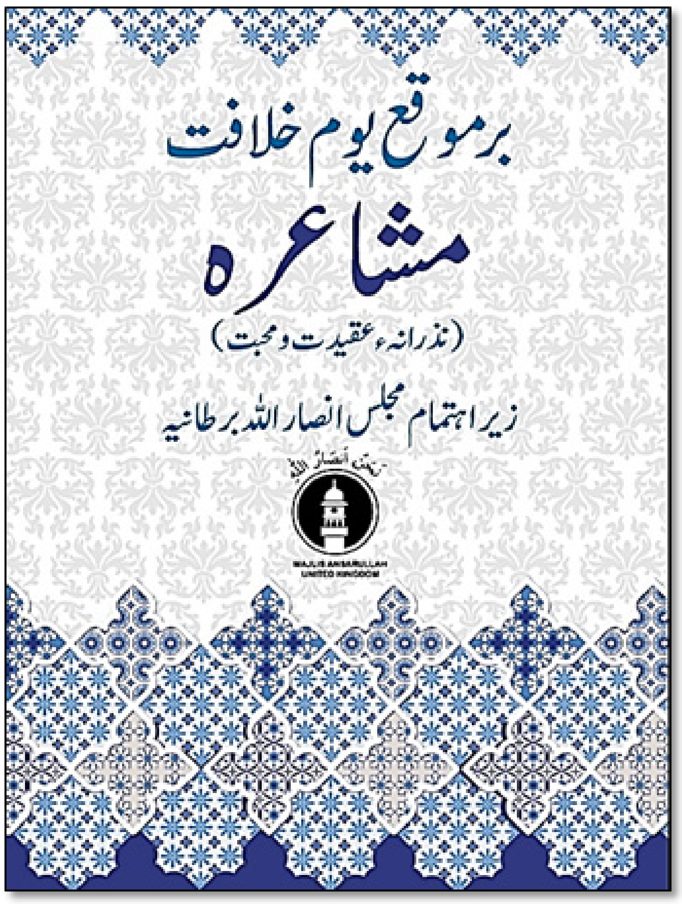

اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں درج ذیل افراد کا بھرپور تعاون حاصل رہا:

مکرم و محترم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ

نائب نگران اعلیٰ: مکرم شکیل احمد بٹ صاحب نائب صدر انصار اللہ برطانیہ

رابطہ: مکرم محمد محمود خان صاحب قائد عمومی، مکرم نوید الظفر صاحب قائد تجنید

طعام: مکرم مظفر حسین صاحب ایڈیشنل قائد ایثار

اسلام آباد کوآرڈِنیشن و وائنڈ اپ: مکرم نور الحق صاحب زعیم اسلام آباد، مکرم اعجاز احمد طاہر صاحب معاون صدر

تیاری سٹیج و ہال: مکرم زکریا چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مقامی

نظم و ضبط ہال: مکرم فضل احمد طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن

سکیورٹی: مکرم بشارت احمد چوہدری صاحب معاون صدر

سٹیج: مکرم رفیع احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ برطانیہ

فوٹو گرافی و سوشل میڈیا: مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب قائد اشاعت

فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء

مبارک احمد صدیقی صاحب

مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

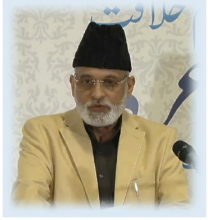

مبارک احمد ظفر صاحب

مولانا فیروز عالم صاحب

محمد طاہر ندیم صاحب

میر انجم پرویز صاحب

عمر شریف صاحب

عمر فاروق صاحب

ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب

اعلان نکاح

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع بھجواتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 4؍جون 2022ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے میں درج ذیل 9 نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

*عزیزہ عاتکہ حفیظ (واقفۂ نو) بنت مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب (ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔ترسیل)
ہمراہ عزیزم طٰہٰ محمود ملک (واقفِ زندگی۔مرکزی لیگل ڈیپارٹمنٹ) ابن مکرم ارشد محمود ملک صاحب

*عزیزہ Akzer Tuimebek بنت مکرم Kuat Sydykov صاحب (قزاخستان)
ہمراہ عزیزم Taibek Yelabaiahmed
ابن مکرم نورم تائی بیک صاحب (کارکن مرکزی رشین ڈیسک)

*عزیزہ یاسمین باسلہ احمد (واقفۂ نو) بنت مکرم طاہر احمد صاحب (جرمنی)
ہمراہ عزیزم فرحان احمد مشتاق (واقفِ نو) ابن مکرم محمد مشتاق صاحب (جرمنی)

*عزیزہ نعمانہ ظفر اللہ بنت مکرم محمد ظفر اللہ صاحب (لندن)
ہمراہ عزیزم مصور احمد دین (واقفِ نو) ابن مکرم امتیاز دین صاحب (لندن)

*عزیزہ فائزہ جاوید بنت مکرم محمد جاوید صاحب (لندن)
ہمراہ عزیزم حاذق محمود (واقفِ نو) ابن مکرم طارق محمود صاحب (لندن)

*عزیزہ انیلہ قدیر (واقفۂ نو) بنت مکرم عبدالقدیر صاحب (لندن)
ہمراہ عزیزم عمیر اقبال ابن مکرم محمد اقبال صاحب (فارنہم۔یوکے)

*عزیزہ مرینہ احمد بنت مکرم شفیق احمد (سندھی) صاحب (رضاکار شعبہ ضیافت یوکے)
ہمراہ عزیزم میر زین المحمد ابن مکرم ابرار احمد میر صاحب (لندن)

*عزیزہ زرلش صبا کھوکھر بنت مکرم ظہیر احمد کھوکھر صاحب (لندن)
ہمراہ عزیزم عمیر احمد خان ابن مکرم محمد احمد خان صاحب (امریکہ)

*عزیزہ سائرہ اسحاق ناصر بنت مکرم محمد اسحاق ناصر صاحب (کارکن دفتر جلسہ سالانہ یوکے)
ہمراہ عزیزم کلیم احمد ابن مکرم نصیر احمد جاوید صاحب (لیسٹر۔یوکے)

ادارہ الفضل، جملہ بچوں اور بچیوں اور ان کے عزیز و اقارب کو ان رشتوں پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بہت مبارک کرے۔آمین

گناہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے. جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پر جوش محبت اور محبانہ یادالٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اُکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے۔ یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اُکھڑا ہوا ہوتا ہے۔ پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت میں تین طور سے ہے۔ (1) ایک محبت (2) استغفار جس کے معنے ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش۔ کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ (3) تیسرا علاج توبہ ہے۔ یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلیل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالح کے ساتھ اپنے میں باہر نکالنا۔ اور توبہ صرف زبان سے نہیں ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 328-329)

مرسلہ: ڈاکٹر نجمُ السحر صدیقی جرمنی

اعلان دعا

مکرم عابد انور خادم ناظم تبلیغ مجلس انصار اللہ ساؤتھ ریجن یہ دعا کی درخواست کرتے ہیں:۔

عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ خاکسار کی اہلیہ مہوش انور ناز صاحبہ سوموار کی شام (مورخہ 30؍مئی 2022ء) کو بیہوش ہوگئی تھیں۔ ابتدائی تحقیق کے مطابق دماغ میں ایک کلاٹ آیا ہے جسکی وجہ سے دماغ کا کچھ حصہ صحیح کام نہیں کر رہا۔ ڈاکٹروں کے مطابق اسکا طویل علاج درکار ہے۔

سب قارئین سے انتہائی عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین۔

بقیہ: بعض اسلامی اصطلاحات کا استعمال...... از صفحہ 6

ہے۔ دعا سے کامیاب زندگی حاصل ہوتی ہے“

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 309-310)

تسبیح وتحمید اور درود شریف

”میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح وتحمید اور درود شریف پڑھنے والی بن جائے اس طرح ہو کہ ہمارے مرد ہوں یا عورتیں روزانہ کم از کم دو سو بار تسبیح وتحمید اور درود شریف پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

اور ہمارے نوجوان پندرہ سال سے پچیس سال تک کی عمر کے تینتیس دفعہ یہ تسبیح اور درود شریف پڑھیں اور ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر سات سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا نہیں جانتے ان کے والدین یا ان کے سر پرست (اگر والدین نہ ہوں) ایسا انتظام کریں کہ ہر وہ بچہ یا بچی جو کچھ بولنے لگ گئی ہے یا لفظ اٹھانے لگ گئی ہے ان سے تین دفعہ تسبیح و درود کہلوایا جائے......

آپ کھانا پکا رہی ہوتی ہیں آپ دیگچی میں چمچہ ہلا رہی ہوتی ہیں تا مسالہ بھون لیں تو آپ اپنے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ پڑھ سکتی ہیں آپ ہاتھ کی حرکت کے ساتھ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ سکتی ہیں اس طرح جو کھانا تیار ہوگا وہ کھانے والوں کے معدہ میں صرف مادی غذا سے بھی حصہ ملے گا۔

استغفار

ہماری جماعت کے ذمہ تمام دنیا میں اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنا ہے۔ اتنی بڑی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے ہماری تمام بشری کمزوریاں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر کے نیچے دبی رہیں اور ان کا ظہور نہ ہو۔ اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے تمام مرد اور عورتیں جن کی عمر پچیس اور پندرہ کے درمیان ہے وہ دن میں 33 بار، جن کی عمر 15 سے 7 سال کے درمیان ہے وہ دن میں 11 بار اور چھوٹے بچے جن کی عمر 7 سال سے کم ہے وہ روزانہ کم از کم 3 بار استغفار کیا کریں“

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 619-620)

رپورٹ: مسعود احمد طاہر۔ نمائندہ الفضل گیمبیا

قرآن نمائش کا انعقاد

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ گیمبیا کو امسال قرآن پاک کی ایک خوبصورت اور پرکشش نمائش لگانے کی توفیق ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

یہ نمائش اتوار 20 فروری 2022ء تا ہفتہ 26 مارچ 2022ء جاری رہی۔ یہ نمائش ملک کے سب سے بڑے بین الاقوامی تجارتی میلے یعنی گیمبیا چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (جی سی سی آئی) کے زیر اہتمام انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر کے 15 ویں ایڈیشن کے دوران منعقد کی گئی۔ اس میں افریقہ اور ایشیا سے تعلق رکھنے والی بہت سی تنظیمیں شامل تھیں۔ گیمبیا کے صدر مملکت نے اسکا باقاعدہ افتتاح کیا۔ مکرم امیر صاحب گیمبیا نے بھی اپنے وفد کے ہمراہ نمائش کا دورہ کیا۔ اور جماعت کے ریڈیو چینل لائٹ ایف ایم نے امیر صاحب کا انٹرویو بھی لیا، جس کو بعد میں نشر کیا گیا۔ اس طرح جماعت احمدیہ کا پیغام ہزاروں افراد تک پہنچا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ گیمبیا کے ایم ٹی اے چینل نے بھی تصاویر لیں اور ڈاکیو منٹری بنائی۔

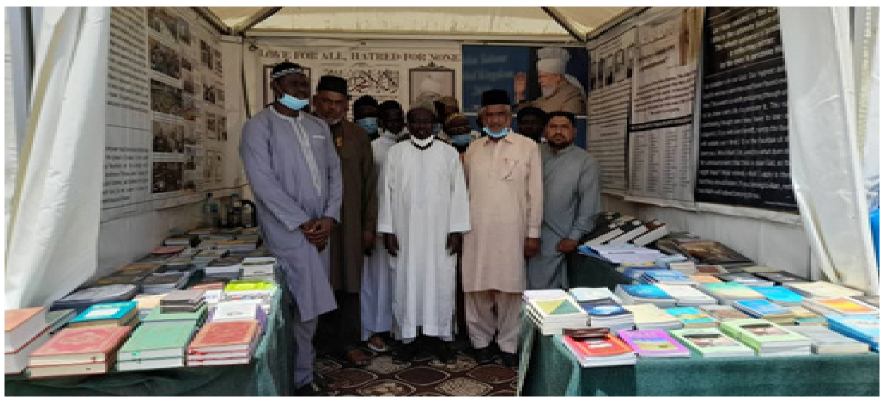

تینتیس روز تک جاری رہنے والی اس نمائش کے دوران ہزاروں افراد نے جماعتی نمائش کا دورہ کیا اور جماعت کی خدمات کی تعریف کی، کہ کس طرح جماعت احمدیہ نے دنیا کی 70 سے زائد زبانوں میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔ امریکہ، ترکی، سینیگال سمیت بہت سے غیر ملکی معززین نے بھی اس

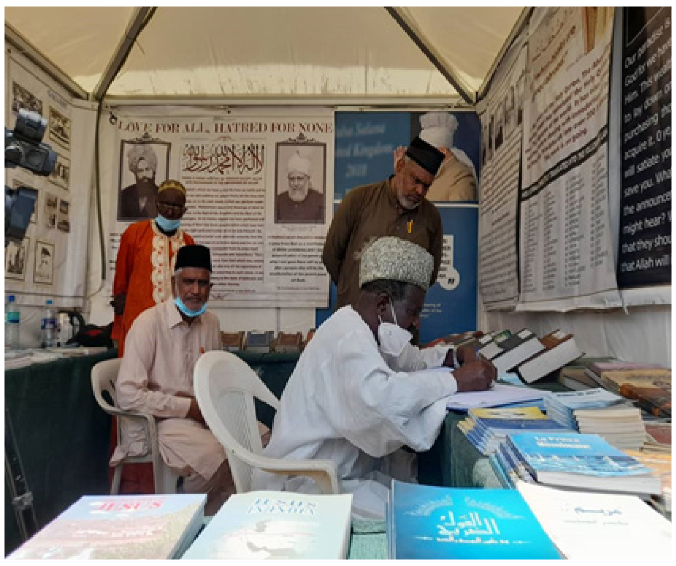

نمائش کا دورہ کیا اور وزیٹر بک پر اپنے تعریفی خیالات کا بھی ذکر کیا۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے نہ صرف اس نمائش کا دورہ کیا بلکہ انگریزی اور لوکل زبانوں یعنی منڈینگا، وولف اور فلا میں ترجمہ قرآن کریم بھی خریدے۔ اس کے علاوہ دیگر کتب جیسے یسرنا القرآن، روحانی خزائن اور جماعتی رسالہ جات بھی اس نمائش کا حصہ تھے۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق تقریباً تیس ہزار افراد نے ہماری نمائش کا دورہ کیا اور قرآن پاک کی خدمت کے حوالے سے جماعتی کاوشوں کو بہت سراہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جملہ منتظمین کو اجر عظیم سے نوازے۔ نمائش کے دوررس نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

دعا کا تحفہ

مغفرت، رحم اور دشمن کے مقابل نصرت طلبی کی جامع دعا

یہ دعائیں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پر مشتمل ہیں۔ حضرت ابومسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ کر سونے والے کے لئے بہت کافی ہیں۔ نیز عرش کے اس خزانہ میں سے ہیں جو آج تک آنحضرتؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔

(تفسیر طبری جزء 3 صفحہ 434)

سورۃ بقرہ کی آخری دونوں دعائیہ آیات کے بارہ میں رسول کریم ﷺ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ان آیات کو یاد کرو اور اپنے اہل و عیال کو یاد کراؤ۔ کیونکہ یہ صلوٰۃ، قرآن اور دعا پر مشتمل ہیں۔

(الدر المنثور للسیوطی جلد 1 صفحہ 378)

اس جگہ ان دونوں آیات کا صرف دعائیہ حصہ دیا جا رہا ہے:۔

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ٭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۶﴾ (البقرہ:286)

ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٚ وَاغْفِرْ لَنَا ٚ وَارْحَمْنَا ٚ اَنْتَ مَوْلٰٮنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۷﴾

(البقرہ:287)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اے ہمارے رب! اور تو ہم پر (اس طرح) ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے (گزر چکے) ہیں ڈالی تھی۔ اے ہمارے رب! اور اسی طرح ہم سے (وہ بوجھ) نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے کی) ہمیں طاقت نہیں۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر (کیونکہ) تو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 9-10)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: منصور احمد زاہد۔ نمائندہ الفضل ساؤتھ افریقہ

ہیومینٹی فرسٹ ہالینڈ کے چیئرمین اور IAAAE کے چیئرمین کی ساؤتھ افریقہ میں آمد

ساؤتھ افریقہ میں کوئی دو سال قبل مرکز کی اجازت سے ہیومینیٹی فرسٹ کی رجسٹریشن ہوئی اور اسے ہالینڈ کے چیپٹر کے ساتھ منسلک کر دیا گیا، چنانچہ ایک بڑا چیلنج کرونا کی شکل میں سامنے آیا، اس دوران لوکل فنڈز اور ہالینڈ سے موصول ہونے والی رقوم سے کئی پراجیکٹ کئے گئے جن میں کرونا سے بچاؤ کے لئے عمومی ہائیجین کی اشیاء سکولوں اور عوام میں تقسیم کی گئیں، اس دوران وہ ہزاروں لوگ جو جاب کھو بیٹھے تھے ان میں کھانے کے سامان پر مشتمل خشک راشن کے پارسل تقسیم کئے گئے، یہ کام کوئی پانچ صوبوں میں آرگنائز کیا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

جیسے ہی کرونا کی وبا نے دم توڑا تو چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ ہالینڈ مکرم عبدالواسع مبشر صاحب کی طرف سے یہ پیغام ہیومینٹی فرسٹ ساؤتھ افریقہ کے چیئرمین ڈاکٹر واسعو سونیبارے کو موصول ہوا کہ وہ مستقل بنیادوں پر ہونے والے امدادی پراجیکٹس پر کام شروع کریں جس میں صاف پانی کی فراہمی اور دیگر کام۔

چیئرمین ڈاکٹر واسعو صاحب نے اپنی ٹیم کے ذریعہ 5 بور ہول کروانے کا جائزہ لیا، جو اخراجات بتائے گئے وہ بالعموم ان اخراجات سے بہت زیادہ تھے جو دیگر افریقی ممالک میں آتے ہیں چنانچہ عبدالواسع مبشر صاحب نے احمدیہ آرکیٹیکٹ و انجینئرز ایسوسی ایشن کے چیئرمین اکرم احمدی صاحب سے مشورہ کیا کہ کس طرح ان اخراجات کو کم کیا جاسکتا ہے اس پر دونوں بزرگوں نے فیصلہ کیا کہ وہ خود آ کر جائزہ لیں گے اور پھر سابقہ تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اس پراجیکٹ کی منصوبہ بندی کی جائے گی

چنانچہ مورخہ 17 مارچ 2022ء کو یہ احباب کیپ ٹاؤن تشریف لائے، اکرم صاحب کے ساتھ ان کے پبلک ریلیشن آفیسر مکرم محبوب الرحمان انور صاحب سوئٹزرلینڈ سے شامل ہوئے۔

ان احباب نے مقامی ٹیم کے تعاون سے ساؤتھ افریقہ کے صوبہ لیمپوپو کا دورہ کیا اور وہاں گورنمنٹ کے نمائندہ کے ساتھ مل کر مختلف دیہات کا دورہ کیا اور جائزہ لیا۔

علاوہ آفیشل لوگوں سے ملاقات کے جن دیہات میں بور ہول کرنے ہیں وہاں مقامی لوگوں سے بھی میٹنگز بھی کی گئیں اور اس علاقے میں ایک بور ہول کا جائزہ بھی لیا گیا۔

کیپ ٹاؤن واپسی پر معزز مہمانوں کی سماجی کارکنوں ہماری مسجد اور ملحقہ علاقے کے کونسلرز سے میٹنگز کی گئیں اور انہیں چیئرمین مبشر صاحب نے ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف کروایا دونوں کونسلروں نے بھرپور تعاون کا وعدہ کیا اس کے علاوہ ان مہمانوں کو کیپ ٹاؤن کے نواح میں مقامی افریقن لوگوں کی آبادی بھی دکھائی گئی اور وہاں پر ایک تنظیم کے جاری پراجیکٹ جس میں آئی ٹی اور گرین ہاؤس فارمنگ شامل ہے دکھائے گئے۔

اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بزرگوں کی اس کاوش کو مثمر باثمرات فرمائے، قارئین الفضل بھی ان مجاہدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو ضرورت مند اور دکھی انسانیت کے لئے ملک ملک جاکر مدد کررہے ہیں۔

ایک سبق آموزبات

مہمان نوازی

اسلام میں مہمان نوازی اور اکرام ضیف کی بہت اہمیت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی میں اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔

کسی کے ہاں مہمان بن کر جانے کے بھی اپنے اخلاقی تقاضے ہوتے ہیں جن کو ملحوظ رکھنا بھی مہمان پر فرض ہے تا کہ وہ میزبان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ بنے۔ جب بھی کسی کے ہاں قیام کا ارادہ ہو تو آنے سے پہلے اپنے قیام کی مدت واضح کر دینے سے میزبان کو بہت سے غیر ضروری مسائل سے بچایا جا سکتا ہے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

فقہی کارنر

اجماع صرف صحابہؓ کے زمانہ تک تھا

اجماع صرف صحابہؓ کے زمانہ تک تھا پھر فیج اعوج کا زمانہ شروع ہوگیا اور لوگ صراط مستقیم سے بھٹک گئے اور اس وجہ سے ضرورت محسوس ہوئی کہ رحمان خدا کی طرف سے ایک حَکَم مبعوث ہو۔

(لجۃ النور، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 415-416 ترجمہ از عربی عبارت)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

11 جون 2022ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:10	19:03
مدینہ منورہ	04:01	19:10
قادیان	03:43	19:34
ربوہ	03:23	19:14
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:18	21:18